Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم    نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الكَرِيم    وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِيحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 59

شمارہ 28

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

2 شعبان 1431 ہجری ۔ 15 وفاء 1389 ہش ۔ 15 جولائی 2010ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

---

## آپ کو اس خوش نصیب گروہ میں شمولیت کی توفیق ملی ہے جنھوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں آنے والے مسیح اور مہدی کو مان کر انہیں آپ کا سلام پہنچایا اور ان کی بیعت میں آئے

**ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ دین کے بارہ میں اپنا علم اور فہم و ادراک بڑھائیں اور استقامت اور ثبات قدم کے لئے دعائیں کرتے رہیں**

### خصوصی پیغام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برائے ۱۵ روزہ نومبائعین تربیتی کیمپ منعقدہ تا جون ۲۰۱۰ء

لندن
12-06-10

پیارے احمدی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ قادیان میں نومبائعین کا تربیتی کیمپ لگایا گیا ہے۔ اللہ ہر لحاظ سے اسے کامیاب فرمائے۔ اور تمام شاملین کو ہمیشہ اخلاص و وفا کے ساتھ ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے جو وہ اس تربیتی کیمپ میں سنیں گے۔

اس موقعہ پر میں نومبائعین کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یاد رکھیں آپ کو اس خوش نصیب گروہ میں شمولیت کی توفیق ملی ہے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں آنے والے مسیح اور مہدی کو مان کر انہیں آپ کا سلام پہنچایا اور ان کی بیعت میں آئے۔ انبیاء کا کام بھٹکی روحوں کو دین کی تعلیم دینا، انہیں اپنے خالق کے قریب کرنا، اور نیکی اور ہدایت کی راہوں پر چلانا ہوتا ہے۔ لیکن یہ راہ بڑی کٹھن ہے۔ اور اس میں سخت ابتلاء آتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے پرائے سب دشمن بن جاتے ہیں۔ اور انسان سخت آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ ایسے وقت میں دعاؤں اور پختہ ایمان و یقین کے بغیر انسان روحانی ترقی نہیں پا سکتا۔ پس آپ جو اس روحانی نظام میں شامل ہوئے ہیں تو ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ دین کے بارہ میں اپنا علم اور فہم و ادراک بڑھائیں اور استقامت اور ثبات قدم کے لئے دعائیں کرتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہر حالت میں آپ کو دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رکھے۔ اور کسی دنیوی لالچ، ذاتی منفعت یا ابتلاء سے آپ ہرگز ڈگمگا نہ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے...... یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۹۔ ۴۲۰)

قرآن کریم نے استقامت کے لئے ہمیں جو یہ دعا سکھائی ہے اس کا بکثرت ورد کیا کریں کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (سورہ اٰل عمران: ۹) یعنی اے ہمارے رب! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ پھر یہ بات بھی مدنظر رکھیں کہ آپ نے دین میں اور نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہے۔ صحابہ کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کے در پر حاضر رہتے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں ادھر ادھر جائیں اور دین کی کوئی بات سیکھنے سے محروم رہ جائیں یا کسی نیکی کے کام میں شامل ہونے سے رہ جائیں۔ پس دین کی باتیں سیکھیں۔ مسائل اور عقائد پر عبور حاصل کریں ایمان میں مضبوطی اور استقامت کی دعا کرتے رہیں اور نیکی اور تقویٰ میں ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

---

## جلسہ سالانہ UK اجتماعی طور پر سننے کا پروگرام بنائیں۔ منعقدہ 30-31 جولائی و یکم اگست 2010ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی UK میں موجودگی اور ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے باعث جلسہ سالانہ برطانیہ مرکزی حیثیت کا حامل جلسہ سالانہ بن چکا ہے۔ اس جلسہ میں خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور انور تینوں روز خطابات ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ ایمان افروز خطابات عالمگیر جماعت احمدیہ کی مساعی کے علاوہ تبلیغی و تربیتی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جن کا سننا تمام احباب جماعت کے لئے بہت ضروری ہے۔ چونکہ درمیان کے دن حضور انور مستورات سے خطاب فرماتے ہیں اس اعتبار سے مستورات کے لئے بھی یکجائی طور پر خطابات سننے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

بھارت کی تمام جماعتیں کوشش کریں کہ سب احباب بجائے گھروں میں الگ الگ سننے کے مساجد میں مشن ہاؤسز میں یا نماز سنٹر میں اکٹھے خطابات سنیں اور عالمی بیعت میں اور اجتماعی دعاؤں میں شمولیت کا پروگرام بنائیں۔ احباب کی دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے اس موقع پر لوکل طور پر ریفریشمنٹ کا پروگرام بھی بنایا جاسکتا ہے۔ تینوں ذیلی تنظیموں سے بھی اس موقع پر خدمت لی جاسکتی ہے۔ مبلغین و معلمین کرام بعد جلسہ اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشادات کو بغور سننے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# مولانا وحید الدین خان صاحب کا تائیدی مضمون اور بعض غلط فہمیوں کے ازالے

3

گزشتہ مضامین میں ہم نے مولانا وحید الدین خان صاحب کے مضمون مطبوعہ ''الرّسالہ'' نئی دہلی، مئی 2010 کا ذکر کر کے بتایا تھا کہ مولانا صاحب نے اپنے مضمون میں امام مہدی و مسیح موعود کے متعلق نہایت جرأت سے انہی عقائد کا اعلان فرمایا ہے جو کہ آج سے سو سال قبل سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے الہامِ الٰہی کی روشنی میں بیان فرمائے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہامًا وفات مسیح کا اعلان فرمایا تھا اور آج اس بات کو مولانا وحید الدین خان صاحب نے دہرایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ علماءِ اسلام سمجھتے ہیں کہ مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اور مہدی ان کا استقبال کریں گے۔ فرمایا کہ یہ غلط عقیدہ ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے دو مناصب ہوں گے۔ ان کا نام مہدی مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے مدّنظر ہے۔ اور مسیح نام اس لئے کہ وہ عیسائیت کے عقائد باطلہ کا بطلان کرے گا اور ان کے پھیلائے ہوئے دجّالی فتنوں کا استیصال کرے گا۔ علاّمہ صاحب نے لکھا کہ قتل دجّال سے مُراد دلائل کے ذریعہ اس کا قتل ہے نہ کہ لوہے کی تلوار سے۔ اور یہی بات سو سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ علاّمہ صاحب نے لکھا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی کی جسمانی خلافت ہوگی یا وہ کوئی سیاسی خلیفہ ہوگا، وہ غلطی پر ہیں۔ مہدی کی خلافت رُوحانی ہوگی اور یہی بات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال قبل بیان فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں :-

''حضرات خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو ہدایت دے۔ مسیح موعود کی رُوحانی خلافت ہے۔ دُنیا کی بادشاہتوں سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ اس کو آسمانی بادشاہت دی گئی ہے۔ اور آج کل یہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لاسکیں۔ آج کل تو پہلی تلوار پر ہی نادان لوگ اعتراض کر رہے ہیں چہ جائیکہ نئے سرے سے ان کو تلواروں سے قتل کیا جائے۔ ہاں رُوحانی تلوار کی سخت حاجت ہے سو وہ چلے گی اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن جلد 5، صفحہ 271)

اب ہم عرض کرتے ہیں کہ باوجودیکہ مولانا صاحب موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ علم کلام کی ایک رنگ میں تائید فرمائی ہے لیکن بعض باتوں کے سمجھنے میں ان کو غلط فہمی بھی ہوئی ہے۔

(1) پہلے تو وہ امت میں نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

(2) دوسرے وہ فرماتے ہیں کہ آنے والا امام مہدی و مسیح موعود مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ لوگوں کا فرض ہوگا کہ وہ خود بخود اس کو پہچانیں۔

جہاں تک امت میں نبوت سے انکار کا تعلق ہے تو اس بارہ میں انشاء اللہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ مولانا صاحب خود بھی اس میں کنفیوزن کا شکار ہیں۔ جہاں ایک طرف وہ اُمت میں نبوت کے انکاری ہیں وہیں اپنے مضمون میں ایسے امام مہدی و مسیح کو پیش کرتے ہیں اور اس کی ایسی تفصیلات بیان کرتے ہیں جو ایک نبی کی ہوتی ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم اس غلط فہمی کا جواب دیں پہلے ہم علاّمہ صاحب کا بیان اس تعلق میں درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

اِسی طرح ، مذہب میں اِس معاملے کی ایک مثال اُن لوگوں کا دعوٰی ھے جنھوں نے یہ کھا کہ بیسویں صدی عیسوی میں حالات بدل گئے ھیں ، اس لئے اب ھمیں ایک نئے پیغمبر کی ضرورت ھے۔ یہ نظریہ پیش کر کے انھوں نے نئی پیغمبری کا دعوٰی کردیا۔ یہ پورا معاملہ مغالطہ آمیزی کا معاملہ ھے۔ اِس کا سبب یہ ھے کہ حالات کے بدلنے سے کبھی کوئی نیا پیغمبر نھیں آتا۔ حالات میں تبدیلی صرف اجتھاد کی ضرورت کو ثابت کرتی ھے، نہ کہ نئے پیغمبر کی ضرورت کو۔ کوئی پیغمبر جب آتا ھے تو وہ ھمیشہ دو میں سے ایک سبب کی بنا پر آتا ھے۔ یا تو یہ کہ وھاں کوئی پیغمبر سِرے سے نہ آیا ھو ، اِس لئے نبوت کے فُقدان کی بنا پر وھاں کوئی نبی بھیجا جائے۔ یا یہ کہ پچھلے نبی کی تعلیمات میں تحریف ھوگئی ھو ، اِس بنا پر خدائی مذھب کا مستند ماخذ موجود نہ رھے۔"

("الرّسالہ "نئی دھلی، مئی 2010ء)

وحید الدین خان صاحب نے پیغمبر کے آنے کی جو دو وجوہات پیش کی ہیں یعنی'' کوئی پیغمبر جب آتا ہے تو وہ ہمیشہ دو میں سے ایک سبب کی بنا پر آتا ہے۔ یا تو یہ کہ وہاں کوئی پیغمبر سرے سے نہ آیا ہو، اِس لئے نبوت کے فقدان کی بنا پر وہاں کوئی نبی بھیجا جائے۔ یا یہ کہ پچھلے نبی کی تعلیمات میں تحریف ہوگئی ہو، اِس بنا پر خدائی مذہب کا مستند ماخذ موجود نہ رہے''

حقیقت یہ ہے کہ مولانا صاحب موصوف نے جو یہ نبوت کی آمد کے اسباب تحریر فرمائے ہیں یہ اُن کی اپنی خود ساختہ بات ہے۔ اس پر بحث کرنے کی بجائے ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو نبی کے لفظ سے یاد فرمایا ہے یا نہیں؟ اگر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق نبی کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں یا نبی کہہ کر آپ کو یاد فرمایا ہے تو یقیناً وہ نبی اللہ ہوگا اور ہماری بنائی ہوئی سب تعریفیں خود ساختہ بن جائیں گی۔ سُنئے !! سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود، اور ان لوگوں کے متعلق جو آپ کا دیدار کریں گے کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ مسیح موعود کی مخالفت اور اُن کی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(صحیح مُسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

یعنی عیسیٰ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھیر لئے جائیں گے اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی۔

پھر فرمایا :-

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (ایضاً)

یعنی عیسیٰ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی۔ یعنی اس مخالفت کے زمانہ میں آپ اور آپ کے صحابہ دُعاؤں پر زور دیں گے۔

پھر فرمایا :-

ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (ایضاً)

پھر نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہموار میدانوں کی طرف اُتریں گے۔

پھر فرمایا :-

فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (ایضاً)

پھر نبی اللہ عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم دُعاؤں میں مشغول ہوں گے۔

(یہ حدیث ''صحیح مسلم'' کے علاوہ ''ریاض الصالحین'' صفحہ 220 مطبوعہ المكتبة الميسرية الكائنة بمكة، الطبعة الثانية۔ ریاض الصالحین صفحہ 635-634 مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور پاکستان میں بھی موجود ہے)

پس اس حدیث کے ہوتے ہوئے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا اور ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے یاد کیا پھر ان کا دیدار کرنے والوں کو اصحاب فرما کر ساتھ ہی ان کو رضی اللہ عنہم کی دُعا دی ہے، اِن ارشادات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح موعود نبی نہیں ہوگا......!!

ایسی صورت میں ایسی احادیث جن میں '' لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ '' کے الفاظ آئے ہیں ان کا صاف مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شریعت والا نبی ہو۔ چنانچہ اُمت کے کئی بزرگان نے حدیث '' لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ '' کی تشریح کرتے ہوئے یہی لکھا ہے کہ شرعی نبی ہرگز نہیں آسکتا البتہ اُمتی نبی آسکتا ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 267 ہجری) حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 986 ہجری) امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 976 ہجری) کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

## امام ابن قتیبہ کی تشریح ::

شیخ الامام حضرت امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 267 ہجری) حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول '' قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ''یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، نقل کر کے فرماتے ہیں :-

'' لَيْسَ هٰذَا قَوْلُهَا نَاقِضًا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ يَنْسِخُ مَا جِئْتُ بِهٖ '' (تاویل مختلف الاحادیث صفحہ 236)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان '' لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ '' کے مخالف نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں اور حضرت عائشہؓ روک رہی ہیں کہ نہیں کہنا۔ اس میں ایک پیغام ہے اور بتاتے ہیں کہ مخالف نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

## حضرت امام محمد طاہرؒ کا فیصلہ ::

حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 986 ہجری) بڑے مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا :-

'' هٰذَا نَاظِرٌ اِلٰى نُزُوْلِ عِيْسٰى وَهٰذَا اَيْضًا لَا يُنَافِيْ حَدِيْثَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ بدر اب جماعتی ویب سائٹ
www.alislam.org/badr پر دیکھ سکتے ہیں

# خطبہ جمعہ

**ہمیشہ یادرکھو کہ یہ دنیاوی رزق تو عارضی رزق ہے۔ اصلی رزق وہ روحانی رزق ہے جو دائمی رہنے والا ہے۔ جو آخرت میں کام آنے والا ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک کہ کامل موحد نہیں بنتے، جب تک صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہیں بنتے۔**

اگر غلبہ حاصل کرنا ہے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہوسکتا ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں مسیح موعود کو بھیجا ہے جنہوں نے ہمیں غلبہ کا جو ہتھیار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ دلائل اور براہین ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ کہا ہے کہ یہ سب کچھ دعاؤں سے ہونا ہے، اس لئے خالص ہو کر اس کے آگے جھکنا بھی ضروری ہے۔ پس اگر مسلمانوں نے اپنی پیدائشِ نو کے نظارے دیکھنے ہیں تو مسیح موعودؑ کے ساتھ جڑنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہو کر حاضر ہونے کی ضرورت ہے۔

**ہم میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو نماز کا تارک ہو**

**اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے اور یہ انسانی تخلیق کا سب سے بڑا مقصد ہے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 7 رمئی 2010ء بمطابق 7 ر ہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِناَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَفَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔(فاطر:4) اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق ہونے کا ذکر قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ پر کیا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں ہمیں سمجھایا ہے کہ میں خالق ہوں۔ تمہیں پیدا کرنے والا ہوں۔ اس کے باوجود تم میرے صحیح عبد نہیں بنتے۔ اس حوالے سے بعض آیات بیان کرنے سے پہلے میں اہلِ لغت نے لفظ خالق کے حوالے سے جو معنی بیان کئے ہیں وہ بتانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بے شمار جگہ پر اپنے آپ کو خالق کہا ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ مفردات جو لغت کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اصل میں خَلْق کے معنی کسی چیز کو بنانے کے لئے پوری طرح اندازہ لگانے کے ہیں اور کبھی خَلْق، اِبْدَاع کے معنی میں بھی آجاتا ہے۔ یعنی کسی چیز کو بغیر مادے کے اور بغیر کسی تقلید کے تخلیق کرنا۔ چنانچہ آیتِ کریمہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (النحل:4) یعنی اس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا، میں خلق ابتدا کے معنوں میں ہی ہے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (البقرہ:118) وہ آسمان اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ایک چیز کو دوسری شے سے بنانے اور ایجاد کرنے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ (النساء:2) کہ تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے۔ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍمِنْ طِيْنٍ (المومنون:13) اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے بنایا۔ کہتے ہیں کہ خیال رہے کہ خلق بمعنی ابداع یعنی نئی چیز پیدا کرنا ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ چنانچہ ذاتِ باری تعالیٰ اور دوسروں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ أَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (النحل:18)۔ پس کیا جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہوسکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا۔ کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔

(مفردات الفاظ القرآن از علامہ راغب اصفہانی زیر مادہ: خلق)

ازہری کے نزدیک الخالق اور الخلاق اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ میں سے ہیں اور الف اور لام کے ساتھ یعنی آلْ کے ساتھ یہ صفت اللہ کے سوا کسی غیر کے لئے استعمال نہیں ہوتی اور اس سے مراد وہ ذات ہے جو تمام اشیاء کو نیست سے پیدا کرتی ہے اور لفظ خَلْق کا بنیادی معنی اندازہ لگانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ چیزوں کے وجود کا اندازہ کرنے کے اعتبار سے اور پھر اس اندازے کے مطابق انہیں وجود بخشنے کے اعتبار سے خالق کہلاتا ہے۔

اہلِ عرب کے کلام میں خَلْق سے مراد بغیر کسی سابقہ نمونے کے کسی چیز کو پیدا کرنا اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اسے بغیر کسی سابقہ نمونے کے شروع کرنے والا ہے۔ (لسان العرب زیر مادہ: خلق)

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے حوالے سے اور نام بھی استعمال ہوئے ہیں جیسے بَارِی ہے، یعنی ایسا پیدا کرنے والا جس کا پہلے نمونہ نہیں تھا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا۔ بَدِيْع کی صفت بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے ایسا صانع جو نمونہ یا آلہ یا زمان و مکان کی قید سے بالا ہو کر پیدا کرتا ہے۔ یعنی کسی چیز کو پیدا کرنے کے لئے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ پھر ایک لفظ فَاطِرْ ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ پیدائش کی ابتداء اور اس میں خوبصورتی پیدا کرنے والا۔ بہر حال یہ بہت سارے الفاظ ملتے جلتے ہیں ان کی وضاحت تو آئندہ اپنے اپنے موقع پر ہوگی۔ اس وقت صرف اَلْخَالِق کے حوالے سے قرآنِ کریم کی آیات پیش کروں گا۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ۔ پس تم کہاں الٹے پھرائے جاتے ہو؟

پس اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو ایک پیغام دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو اس کی پرورش کے لئے اپنی نعمتیں بھی اتاری ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ تمہیں جو رزق مہیا ہو رہا ہے یہ اللہ کے سوا کوئی اور مہیا کر رہا ہے۔ اس رزق کا پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو رب العالمین ہے۔ زمین جو رزق تمہارے لئے پیدا کر رہی ہے اس رزق کے پیدا کرنے کے لئے بھی آسمان کی مدد کی ضرورت ہے۔ آسمانی پانی نہ ہو تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتا ہے۔ پس زمین سے رزق پیدا کرنے والا بھی خدا ہے اور آسمان سے ان ذرائع کا پیدا کرنے والا بھی خدا ہے جو زمینی رزق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

قرآنِ کریم میں ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّأْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ (الملک:31)۔ تو کہہ بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے پاس خدا کے سوا اور کون لائے گا؟ پس زمین کے چشمے، پہاڑوں پر برف، بارشیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ پھر زمینی زندگی کے لئے، انسانیت کی بقا کے لئے سورج، چاند اور دوسرے سیارے ہیں یہ بھی ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اس میں یہ بھی واضح کر دیا کہ جس طرح تمہاری دنیاوی زندگی

اور تمام نعمتوں کا خالق خدا ہے اسی طرح تمہاری روحانی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ نے سامان کئے ہیں۔ اور یہ روحانی اور دنیاوی زندگی کے سامان ایک نیک فطرت انسان سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے جس نے جسمانی اور روحانی زندگی کے سامان پیدا فرمائے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ دنیاوی رزق تو عارضی رزق ہے۔ اصلی رزق وہ روحانی رزق ہے جو دائمی رہنے والا ہے۔ جو آخرت میں کام آنے والا ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک کہ کامل موحد نہیں بنتے، جب تک صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہیں بنتے۔

پس یہ اصل ہے جس کو سمجھنے کی ہمیں بھی ضرورت ہے اور دنیا کو سمجھانے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے روحانی سامانوں کی تخلیق میں انبیاء کا وجود ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ اظہار خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر فرمایا، جو ہر لحاظ سے خدا تعالیٰ کی کامل تخلیق کا ایک نمونہ ہیں، جو انسانِ کامل کہلائے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقیقی اظہار چاہے وہ دنیاوی ہیں یا روحانی ہیں آپ کے اسوہ پر چل کر ہی ہو سکتا ہے جس کو ہم نے بھی اپنے سامنے رکھنا ہے اور دنیا کو بھی بتانا ہے۔ پس یہ چیز ہے جو بہت اہم ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس مقصد کو ادا کرنے والے بھی ہوں اور دنیا اس چیز کو سمجھنے والی بھی ہو اور اللہ کا عبد بنے۔

پھر ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ۔ (النمل: 61) کہ یہ بتاؤ کہ کون ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا۔ اور اس کے ذریعہ ہم نے پُر رونق باغات اگائے۔ تمہارے بس میں تو نہ تھا کہ تم ان کے درخت پروان چڑھاتے۔ پس کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں نہیں)۔ بلکہ وہ ناانصافی کرنے والے لوگ ہیں۔ پس ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ زمینی اور آسمانی نظام پر غور کرو۔ اگر انصاف اور عقل کو استعمال کرو گے تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً کہ تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا ہے تا کہ تمہاری زندگی قائم رہ سکے۔ پہلے بھی بیان کر کے آیا ہوں کہ اگر تمہارا پانی زمین میں غائب ہو جائے تو کیا کرو گے؟ کون اسے لا سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت دیا ہے کہ پانی بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ زمین کی زندگی میں پانی کا بڑا اہم کردار ہے۔ جب زمین میں زندگی نہیں تھی اور زمین میں شدید حرارت تھی۔ اس وقت کہتے ہیں کہ بعض خاص قسم کے بیکٹیریا موجود تھے لیکن یہ عمومی زندگی جو اب ہے یہ اس میں پنپ نہیں سکتی تھی۔ تو اس وقت پانی کے ذریعے سے اس میں زندگی کے سامان پیدا کئے۔ مسلسل بارشوں نے زمین کو اس قابل بنایا کہ اس میں موجودہ زندگی پیدا ہو سکے اور یہ سب خدا تعالیٰ کا منصوبہ تھا جس کے تحت اس نے کائنات اور تمام نظاموں کی تخلیق کی۔ فرمایا کہ یہ پُر رونق باغات یہ تمہارے ماحول کی صفائی، صحت اور خوراک مہیا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور اس پانی کے ذریعہ پیدا کیا ہے جو آسمان سے اترا اور ایک مسلسل عمل ہے جو زمین سے پانی کو اوپر لے جاتا ہے اور پھر صاف مصفّٰی پانی اور زندگی بخش پانی انسانی زندگی کی بقا کے لئے زمین پر اترتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تمہارے بس میں نہیں تھا کہ زمینی زندگی کے سامان کر سکتے۔ پس اس بات پر غور کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ اس میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اگر خدا تعالیٰ نے جسمانی ضروریات کے سامان مہیا فرمائے ہیں اور اپنی صفتِ ربوبیت کے تحت ہماری پیدائش کے سامان پیدا فرما رہا ہے تو انسانی پیدائش کا جو یہ مقصد ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنے، اس کے لئے کیوں انتظام نہ فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مقصد کی یاد دہانی کے لئے انبیاء کا نظام ہے جو اس طرف توجہ کرواتا ہے۔ وہ روحانی پانی انبیاء کے ذریعے نازل ہوتا ہے۔ جس طرح بارش کا پانی نازل ہونے سے، اترنے سے زمین میں روئیدگی پیدا ہوتی ہے فصلیں باغات اپنا جوبن دکھاتے ہیں تو ساتھ ہی ایسی نباتات بھی نکل آتی ہیں۔ ایسی جڑی بوٹیاں بھی نکل آتی ہیں جو ان فصلوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ زمیندار اس کو جانتے ہیں اور بعض دفعہ بعض فصلوں میں اس قدر جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں کہ تلف کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اصل فصل جو ہے وہ دب جاتی ہے۔ اب تو ترقی یافتہ ممالک میں دوائیں چھڑک کر ان بوٹیوں کو ختم کیا جاتا ہے لیکن بہر حال دنیا کے ممالک ایسے بھی ہیں جہاں کے زمیندار جو محنت نہیں کرتے ان بارشوں کی وجہ سے جو بوٹیاں اُگتی ہیں اس سے ان کا نقصان بھی ہوتا ہے یا بعض دفعہ اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ختم کر ہی نہیں سکتے۔ تو وہی بارش جو بارش سے صحیح فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے ایک کو فائدہ دے رہی ہوتی ہے تو دوسرے کو اس بارش سے نقصان پہنچ رہا ہوتا ہے۔ روحانی زندگی میں بھی یہی حال ہے۔ انبیاء کے آنے سے جو روحانی بارش ہوتی ہے اس سے نیک فطرت اور مخلص تو فائدہ اٹھاتے ہیں اور مخالفت میں پڑنے والے اور دین سے لاتعلق محروم رہ جاتے ہیں اور نہ صرف محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اپنی عاقبت برباد کرنے والے بن جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ غریب تو اس بارش سے فائدہ اٹھانے والے بنے اور فائدہ اٹھا کر رضی اللہ عنہ کا درجہ پا گئے۔ لیکن بعض سرداران دنیا میں بھی اپنے بد انجام کو پہنچے اور آخرت میں بھی ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبریں ہی دی ہیں تو اس کا بھی یہی حال ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو روحانی پانی اتارا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو عاشقِ صادق ہیں ان سے جنہوں نے فائدہ اٹھایا انہوں نے خدا تعالیٰ کی محبت اور سلوک کے نظارے دیکھے۔ اپنی زندگیوں میں اپنی خوبصورتی اور اپنی روحانیت کو بڑھتے پھلتے پھولتے دیکھا۔ جو مخالفین تھے وہ اس آسمانی پانی سے محروم رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صورت میں اترا۔ جڑی بوٹیاں بھی بے شک بڑھیں لیکن پاک فطرتوں کی ایمانی حالت کے باغات ان سے پاک صاف رہ کر ایمان اور ایقان میں ترقی کرتے چلے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے اس غلام صادق کا زمانہ ہی تا قیامت ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفتوں کی جڑی بوٹیاں بھی سر اٹھاتی رہتی ہیں۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل کیا ہے جو آسمان سے اس زمانے میں یہ پانی اتارا ہے، جس نے تمہارے دلوں کے باغات کو سیراب کیا ہے اس سے ہمیشہ صحیح فائدہ اٹھاتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو تمہیں ہدایت ملی ہے اس کی قدر کرو۔ اپنے تقویٰ اور اعمال کے درختوں کو اس پانی سے سینچتے رہو۔ قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کر کے اور لاگو رکھنے کی کوشش کرتے رہو۔ خدائے واحد کی عبادت کی طرف توجہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو۔ جس طرح ہوا سے بعض دفعہ خراب کھیتوں کے، جڑی بوٹیوں کے بیج اچھے کھیتوں میں بھی آ جاتے ہیں اور آئندہ نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں تو اچھے زمیندار جب انہیں اپنے کھیتوں میں اُگتا دیکھتے ہیں تو فوراً تلف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح اپنے دلوں کے کھیتوں کی صفائی کرتے رہو کیونکہ دنیاوی باتیں اس دنیا کے ماحول میں رہنے کی وجہ سے اثر انداز ہوتی رہتی ہیں تبھی تم اپنے حقیقی خالق و مالک کے عبد بننے کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے بس میں نہیں ہے کہ تم اعمالِ صالحہ کے باغوں کو پروان چڑھاؤ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ پس اس بات کی قدر کرو اور اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی سمجھو۔ اس کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہو۔

عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (سورة النمل آیت: 63) پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو کون بے کس اور مصیبت زدہ کی باتوں کو سنتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا نقشہ اس آیت میں کھینچا گیا ہے جو انتہائی اضطرار کی حالت میں ہیں یا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور جب اضطرار کی کیفیت ہو یعنی وہ حالت جب کوئی جائے پناہ نظر نہ آتی ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو اور کہے کہ دنیا کے سارے دروازے تو بند ہو گئے اے خدا! تو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے، روحانی بارش کا نزول بھی تیرا انعام ہے اور تیرے فرستادے کو قبول کرنا بھی تیرا انعام ہے۔ لیکن اس قبول کرنے کے بعد، اس قبولیت کے بعد میرے پر زمین تنگ کی جا رہی ہے۔ یہ ابتلاء جو آ رہے ہیں انہیں دور کرنے والا بھی تو ہے۔ پس میرے سے ابتلاؤں کو دور فرما۔ ہم دیکھتے ہیں آج کل پھر پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں اور ایک لمبے عرصے سے یہ چل رہے ہیں ان کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو امن کی جگہ اور جائے پناہ سمجھ کر خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں جس سے یہ دور ہو سکیں۔ اب تو بعض اور ممالک بھی شامل ہو گئے ہیں۔ مثلاً مصر ہے آج کل وہاں بھی احمدیوں پر تنگی وارد کی جا رہی ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے اضطراری رنگ میں جھکا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ایسی اضطراری حالت ہو گی اور ایسی حالت میں دعائیں کی جائیں گی تو میں انہیں قبول کرتا ہوں۔ انسان کی پیدائش کے بعد خدا تعالیٰ نے اسے چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ رحمانیت اور رحیمیت کے جلوے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے خالص ہو کر جب جھکا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نہ صرف تکلیفیں دور کر دیتا ہوں بلکہ اپنے ایسے پیاروں کو زمین کا وارث بنا دیتا ہوں۔ احمدیوں پر سختیاں اور ابتلا اگر ہیں تو اس وجہ سے کہ اللہ کے پیارے کو ہم نے سچا سمجھ کر مانا اور اللہ کے حکم کے مطابق مانا۔ پس اللہ تعالیٰ یقیناً قدرت رکھتا ہے اور دکھائے گا کہ آج جو زمین کے وارث بنے بیٹھے ہیں ان کی جگہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کے پیاروں کو زمین کا وارث بنا دے گا اور دنیا کو بتا دے گا کہ تم دنیا والوں کو معبود سمجھ کر میرے پیاروں پر زمین تنگ کرنے والے بن رہے تھے تو دیکھو کہ میرے سوا کوئی اس دنیا کا مالک نہیں۔ اور میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اپنے نیک اعمال بجالانے والے اور عابد بندوں کی کس طرح مدد کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قومِ نوحؑ اور قومِ لوطؑ اور قومِ فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔“ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

پس جہاں جہاں احمدی تکلیف میں ہیں وہ یاد رکھیں کہ صرف احمدی ہیں جو اس وقت ابتلا کی صورت میں ضرر یافتہ ہیں اور انہی کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ باقی دنیا اگر کسی مشکل میں گرفتار ہے تو وہ ابتلا نہیں ہے وہ سزا ہے۔ پس ایک اضطرار کی کیفیت اپنی دعاؤں میں طاری کریں۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح تمام تکالیف کو اپنے فضل سے دور فرما دیتا ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:’’یادرکھو کہ خداتعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو جائے پناہ سمجھ کر اس کے حضور کی جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (النمل:64) یا پھر وہ کون ہے جو خشکی اور تری کے اندھیروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ اور کون ہے وہ جو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر ہوائیں چلاتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ بہت بلند ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

پس یہاں پھر جہاں ظاہری دنیاوی بارشوں کا ذکر ہے اور مصیبتوں سے نجات کا ذکر ہے وہاں روحانی اندھیروں کا بھی ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے آنے سے پہلے خدا کو ماننے والے اور نہ ماننے والے دونوں جو ہیں وہ خدا سے دور ہوتے ہیں اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ جو اپنی مخلوق کی بہتری کے سامان پیدا فرماتا رہتا ہے انبیاء کو بھیجتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی اس وقت ہوئی جب دنیا کی ایسی حالت تھی جس کا نقشہ قرآنِ کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) یعنی خشکی اور تری میں فساد برپا تھا۔ وہ قومیں جو خدا پر یقین کرتی تھیں وہ بھی اپنے بگاڑ کے انتہاء کو پہنچی ہوئی تھیں اور جو خدا پر یقین نہیں کرتی تھیں وہ بھی اپنے بگاڑ کے انتہاء کو پہنچی ہوئی تھیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ بعض نیک لوگوں نے اس وقت بھی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر لیا جس طرح ایک عیسائی راہب کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کے ظہور کی خبر اس نے دی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام۔ قصۃ بُحَیرہ صفحہ 145 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 2001ء)

اسی طرح اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے زمانے میں بشمول مسلمان ہر مذہب والے کی ایمانی حالت میں بگاڑ پیدا ہو چکا تھا بلکہ ابھی تک پیدا ہوا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام کی بعثت سے قبل بعض نیک فطرت کسی مصلح کے آنے کے منتظر تھے اور محسوس کر رہے تھے کہ کوئی آنے والا ہے کیونکہ زمانے کا بگاڑ انتہا تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن ان میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے ضرورت محسوس کرنے کے باوجود جب آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا تو آپ کو قبول نہ کیا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کے تعلق میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:’’اے بندگانِ خدا! آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے، اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا‘‘۔ فرمایا:’’میں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ اور طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ ہے کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بلایا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم کی یادداشتیں صفحہ 12)

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (النمل:65) کہ یا وہ کون ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے۔ پھر وہ اسے دہراتا ہے اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تو کہہ دے کہ تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

یہ جو ساری آیات ہیں سورۃ نمل کی ہیں اور ان سب میں ہر جگہ ہر بات کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ کیا تمہارا اور کوئی معبود ہے؟ اگر ہے تو لاؤ۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ یہی فرما رہا ہے، اس تخلیق کے بارے میں جس کا آیت میں ذکر ہے کہ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے نزدیک پیدائشِ اولیٰ سے مراد قوموں کی تمکنت ہے اور يُعِيْدُهٗ سے مراد غالب قوموں کے زوال کے بعد ان میں دوبارہ زندگی کی اور بیداری کی روح پیدا کرنا ہے۔ یعنی اگر غور کرو تو تمہیں نظر آئے گا کہ اگر کسی قوم نے ترقی کی ہے تو الٰہی مدد اور تائید سے کی ہے۔ اور انحطاط کے بعد احیائے ثانیہ بھی، دوسری زندگی بھی ان کو ملی ہے تو الٰہی تقدیروں کے ماتحت ہوئی ہے۔ یہ سب کچھ خود بخود نہیں ہوا اور یہی توجہ اب مسلمانوں کو بھی دلائی گئی ہے کہ تمہیں غلبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 425)

پس نہ کسی شدت پسند گروپ کی ضرورت ہے۔ نہ ہی کسی تلوار کے جہاد کی ضرورت ہے۔ اگر غلبہ حاصل کرنا ہے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے۔ ہو سکتا ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں مسیح موعود کو بھیجا ہے جنہوں نے ہمیں غلبہ کا جو ہتھیار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ دلائل اور براہین ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ کہا ہے کہ یہ سب کچھ دعاؤں سے ہونا ہے۔ اس لئے خالص ہو کر اس کے آگے جھکنا بھی ضروری ہے۔ پس اگر مسلمانوں نے اپنی پیدائشِ نو کے نظارے دیکھنے ہیں تو مسیح موعود کے ساتھ جڑنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہو کر حاضر ہونے کی ضرورت ہے۔ نہ کہ تلواریں اٹھانے کی یا دہشت گردی کرنے کی اور پھر اس آیت میں اس بات کو دہرایا کہ رزق جو آسمان اور زمین سے مل رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی مہیا فرما رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اس سے ہی سب خیر مانگو۔

احمدیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ بغیر خدا تعالیٰ کی مدد کے نہ مادی رزق مل سکتا ہے نہ روحانی رزق مل سکتا ہے۔ بعض احمدی بھی اس اصل کو بھولتے چلے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ میں کئی مرتبہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور یہ واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں اس لئے میں بیان کرتا ہوں کہ اس طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، پابندی کریں۔ جب دعا کے لئے بعض لوگ مجھے کہتے ہیں تو بعض کے چہروں سے ہی پتا لگ جاتا ہے کہ رسمی طور پر کہا جا رہا ہے۔ جب ان سے پوچھو کہ تم خود نماز پڑھتے ہو؟ دعاؤں کی طرف توجہ ہے؟ تو جواب نفی میں ہوتا ہے تو یہ انتہائی خوفناک صورتحال ہے۔ ہم میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو نماز کا تارک ہو۔ بلکہ گذشتہ دنوں ایک واقعہ ہوا۔ مجھے باپ بیٹا ملنے کے لئے آئے تو باپ نے بیٹے کے سامنے ہی بیٹے کی شکایت کی کہ اس کی نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے اور کاروبار میں بڑا اچھا ہے، کاروبار کی طرف توجہ ہے۔ اور بیٹا بھی اپنے کاروبار کے لئے ہی دعا کے لئے کہہ رہا تھا تو اسے میں نے کہا کہ یہ تو خدا تعالیٰ سے مذاق ہے۔ یہ باتیں بھی تم صرف رسماً کر رہے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جو لوگ صرف کاروبار کے لئے، اپنی دنیاداری کے لئے مجھے دعا کے لئے کہتے ہیں ان سے مجھے ایک طرح کی کراہت آتی ہے۔ تو دنیاوی ترقی کے لئے بھی دعا کرنا ضروری ہے اس کے بغیر نہیں ہو سکتی لیکن صرف دنیا مقصود نہ ہو بلکہ سب سے اول خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے اور اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تمہارا کاروبار اچھا چل گیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ جو خدا اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ اس نے تمہارا کاروبار کامیاب کر دیا تو وہ یقیناً اس بات کی بھی قدرت رکھتا ہے کہ اس میں اس کشائش کو دور کر دے اور اپنے فضلوں کا جو ہاتھ ہے وہ اٹھا لے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے اور یہ انسانی تخلیق کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے خالق و مالک کا ہم تبھی حق ادا کر سکتے ہیں جب اس کو معبودِ حقیقی سمجھیں اور اس کے سامنے جھکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۹:.......................

# ہستی باری تعالیٰ

## فلکیات کی روشنی میں

(محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ o الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o

(آل عمران آیت ۱۹۱-۱۹۲)

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

"ہستی باری تعالیٰ فلکیات کی روشنی میں"

خاکسار نے سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی دو آیات کی تلاوت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی روشنی میں اپنی مشہور کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جب دانشمند اور اہل عقل انسان زمین اور آسمان کی بناوٹ میں غور کرتے اور رات دن کی کمی بیشی کے موجبات اور علل کو نظرِ عمیق سے دیکھتے ہیں انہیں اس نظام پر نظر ڈالنے سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے۔ پس وہ زیادہ انکشاف کیلئے خدا سے مدد چاہتے ہیں اور اُس کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں جس سے اُن کی عقلیں بہت صاف ہو جاتی ہیں۔ پس جب وہ ان عقلوں کے ذریعہ سے اجرام فلکی اور زمین کی بناوٹ احسن اور اولیٰ میں فکر کرتے ہیں تو بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ ایسا نظام ابلغ اور محکم ہرگز باطل اور بے سود نہیں بلکہ صانع حقیقی کا چہرہ دکھلا رہا ہے۔ پس وہ الوہیت صانع عالم کا اقرار کر کے یہ مناجات کرتے ہیں کہ یا الٰہی تُو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کر کے نالائق صفتوں سے تجھے موصوف کرے۔ سو تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یعنی تجھ سے انکار کرنا عین دوزخ ہے اور تمام آرام اور راحت تجھ میں اور تیری شناخت میں ہے۔ جو شخص تیری سچی شناخت سے محروم رہا وہ درحقیقت اسی دنیا میں آگ میں ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۳۴-۱۳۵، نظارت نشر و اشاعت قادیان دسمبر ۲۰۰۷)

قرآن مجید کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر دلیل ملتی ہے اور جب انسان ذکر الٰہی کے ساتھ اس پر مزید غور کرتا ہے تو ایمان اور معرفت میں مزید ترقی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا کائنات پر غور کرنا کافر اور مومن دونوں کے لئے بہت مفید ہے۔ نہ صرف کافروں کیلئے بلکہ مومنوں کے لئے بھی آسمانوں اور زمین میں نشانات ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورۃ العنکبوت آیت نمبر:۴۵)

یعنی اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یقیناً مومنوں کیلئے اس میں بہت بڑا نشان ہے

### خلق کائنات کی دلیل

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول، اللہ تعالیٰ کی ہستی کی دلیل کے لئے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ ابراہیم آیت نمبر: ۱۱)

یعنی ان کے رسولوں نے کہا کہ کیا اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ قدیم زمانے کے نبی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا:-

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا o وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا o اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا o وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا o (سورہ نُوح آیت نمبر ۱۴ تا ۱۷)

یعنی تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تم کو مختلف طریقوں پر پیدا کیا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا؟ اور اس نے اُن میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سورج کو ایک روشن چراغ۔

یہاں سات آسمانوں کا ذکر ہے۔ عربی زبان میں سات کا عدد کثرت کے لئے اور تکمیل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

چاند دھیمی روشنی دیتا ہے۔ چاند کی روشنی اپنی ذاتی روشنی نہیں وہ سورج کی روشنی کو ہی بڑے حسین انداز میں منعکس کرتا ہے۔ چاند ہم سے چار لاکھ کلومیٹر دُور ہے۔

سورج ہمیں تیز روشنی اور گرمی دیتا ہے۔ زمین اور چاند کے درمیان جو فاصلہ ہے سورج کا قُطر اس سے ساڑھے تین گنا زیادہ ہے۔ زمین میں جتنا مادہ ہے اس سے تین لاکھ گنا زیادہ مادہ سورج میں ہے۔ سورج کے بالائی حصہ میں جو زرد سطح ہم کو نظر آتی ہے اُس کی حرارت چھ ہزار ڈگری ہے اور سورج کے وسط میں تو حرارت ایک کروڑ ڈگری سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جوہری توانائی کے اخراج سے یہ حرارت پیدا ہوتی ہے۔ سورج ہماری زمین سے پندرہ کروڑ کلومیٹر دُور ہے۔

ایک معمولی چراغ بنانے کے لئے بھی کسی بنانے والے کی ضرورت ہوتی ہے سورج اور چاند جیسے عظیم الشان روشنی دینے والے خود بخود کیسے بن سکتے ہیں؟ سورج اور چاند ہمیں اُن کے پیدا کرنے والے خدا کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی آیات کے ذریعہ آسمان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً سورہ قٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ o

(سورہ قٓ، آیت نمبر:۷)

یعنی انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی رخنہ نہیں؟

قرآن مجید پر بہترین طور پر عمل کرنے والے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پا کر جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تلاش کیلئے باہر نکلیں تو دیکھا کہ تاروں بھرے آسمان کے نیچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورہ آل عمران کی ان آیات کی تلاوت فرما رہے ہیں جو خاکسار نے اپنی تقریر کی ابتداء میں پڑھی تھیں۔

(خطبات طاہر، تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں فرماتا ہے:-

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا o وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا o (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۲-۶۳)

یعنی "ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اُس (آسمان) میں ایک روشن چراغ (یعنی سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا اور وہی ہے جس نے رات کو اور دن کو ایک دوسرے کے بعد آنے والا بنایا اُس کے لئے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے یا شکر کرنا چاہے۔"

یہاں پر سورج اور چاند کے علاوہ بروجوں کا بھی ذکر ہے۔

پہلے زمانے کے لوگوں نے ستاروں کو بروجوں میں تقسیم کیا تھا ہر بُرج کی ایک الگ شکل ہے۔ وہی شکل سالہا سال قائم رہتی ہے کیونکہ ایک بُرج کے ستارے دوسرے بُرج میں نہیں جاتے۔ جب لوگوں نے غور سے آسمان کو دیکھا تو یہ انکشاف ہوا کہ پانچ ستارے ایسے ہیں جو کہ ایک ہی بُرج میں نہیں رہتے بلکہ مختلف برجوں میں گھومتے رہتے ہیں اُن ستاروں کو سیارے کہا جاتا ہے اور انگریزی میں PLANET۔ ان کے نام یہ ہیں:- عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل۔ انگریزی میں
JUPITER-SATUN
MERCURY-VENUS-MARS-

لمبی تحقیق کے بعد منکشف ہوا کہ یہ پانچ سیارے ہمارے نظامِ شمسی کے ممبر ہیں اور زمین کی طرح سورج کے گرد گھومتے ہیں اور ان کی کوئی ذاتی روشنی نہیں۔ یہ سورج کی روشنی کو ہی منعکس کرتے ہیں۔ بعد میں دُور بین کی مدد سے دو اَور سیارے یورینس (URANUS) اور نیپچون (NEPTUDNE) دریافت ہوئے۔ ان بڑے سیاروں کے علاوہ بہت سے چھوٹے چھوٹے اجسام بھی ہیں اور بے شمار دم دار ستارے بھی ہیں جو سورج کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی انکشاف ہوا کہ وہ ہزاروں ستارے جو اپنے بروجوں میں ہی رہتے ہیں وہ سارے کے سارے دوسرے سورج ہیں۔ وہ بہت دُور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اگر ہمارا سورج بھی اتنا دُور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارہ کی طرح نظر آتا۔ ہمارا سورج اوسط قسم کا ستارہ ہے بہت سے ستارے اس سے زیادہ گرم ہیں اور بہت سے اس سے کم گرم ہیں۔

ستاروں کے مختلف رنگ اور مختلف خواص ہوتے ہیں۔ اپنی آنکھ سے بغیر دُور بین کی مدد کے ہم پانچ ہزار سے زیادہ ستاروں کو نہیں دیکھ سکتے۔ ۱۶۰۹ء میں گیلیلیو نے دُور بین سے دیکھا تو اُن کو غالباً سو گنا زیادہ ستارے نظر آئے۔ وہ حیران ہو گئے۔ نیز انہوں نے دیکھا کہ ستارہ مشتری کے گرد اس کے چار چاند گھوم رہے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نظریہ کہ تمام اجسام صرف زمین کے گرد گھوم رہے ہیں یہ غلط ہے۔ نیز دیگر عجائبات قدرت دیکھ کر وہ کہنے لگے:

"مَیں حیرت میں ڈوب گیا ہوں۔ اور خدا کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے توفیق دی کہ میں ایسے عظیم الشان عجوبے مشاہدہ کر رہا ہوں۔"

The Growth of Physical)
Science by Sir James Jeans
(P.173, Cambridge 1951

سیارہ مشتری نظامِ شمسی میں سب سے بڑا سیارہ ہے اس کی کمیت ہماری زمین کی کمیت سے ۳۰۰ گنا زائد ہے۔ گیلیلیو اپنی دُور بین سے چار چاند دیکھ سکے۔ ان چاندوں کو GALILEAN SATELLITES کہا جاتا ہے۔ گیلیلیو کے دُور بین بننے پر اب چار سو سال گزرنے پر اس سال اقوام متحدہ کے فیصلہ پر ساری دنیا میں International Year of Astronomy منعقد کیا جا رہا ہے۔

اب تو بڑے بڑے دور بین بن چکے ہیں اور فضا میں بھی دُور بین چکر لگا رہی ہے جن سے ہم بے شمار ستارے دیکھ سکتے ہیں۔ نیز ستارہ مشتری کے گرد گھومنے والے چاندوں کی تعداد اب ۶۰ سے بھی زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

اب تک جتنے سائنسدان گزرے ہیں ان میں Sir Issac Newton سب سے بڑے مانے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں:

"یہ حسین ترین نظام جو سورج اور سیارے اور دُم دار ستاروں پر مشتمل ہے ایک عقلمند اور طاقتور ہستی کے شعور اور تصرف کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔"

( Our Solar System and Stellar Universe by Charles Whyte P.129)

# نظام عالم کی دلیل

سورہ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ نے فلکیات کے تعلق سے اپنی ہستی کے دلائل اس طرح بیان فرمائے ہیں :-

وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْہُ النَّھَارَ فَاِذَا ھُمْ مُّظْلِمُوْنَ o وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ o وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ o لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ o

(سورہ یٰسٓ آیت نمبر: ۳۸ تا ۴۱)

ترجمہ : ’’اوران کے لئے رات بھی ایک نشان ہے اس سے ہم دن کو کھینچ نکالتے ہیں پس اچانک وہ پھر اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے ۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔ اور چاند کیلئے بھی ہم نے منازل مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے ۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔‘‘

دن کے بعد رات کا آنا اور رات کے بعد دن کا آنا اللہ تعالیٰ کی ہستی کی بڑی دلیل ہے ۔ اب ہم جانتے ہیں کہ زمین گول ہے اور زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے اور زمین کا جو حصہ سورج کی طرف ہوتا ہے وہاں دن ہوتا ہے اور جو سورج کی طرف نہیں ہوتا وہاں رات ہوتی ہے ۔ اتنی عمدگی سے زمین گھوم رہی ہے کہ ہمیں ذرہ بھی دھکا نہیں لگتا ۔ ایک لمبے زمانے تک لوگ یہی سمجھتے رہے کہ زمین ساکن اور تمام آسمانی اجرام زمین کے گرد گھوم رہے ہیں جیسا کہ بظاہر نظر آتا ہے ہمارے ملک کے عظیم سائنسدان آریہ بھٹ ARYABHATTA جو پانچویں صدی عیسوی میں پیدا ہوئے تھے ان کو اس زمانہ کے مقبول نظریہ سے اختلاف تھا ۔ انہوں نے واضح طور پر اپنی کتاب آریہ بھٹیہ میں تحریر کیا تھا کہ زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے ۔ انہوں نے مثال دی کہ جیسے ایک شخص جو کشتی میں جا رہا ہے اس کو درخت پیچھے جاتے ہوئے نظر آتے ہیں اسی طرح ہم کو ستارے مشرق سے مغرب جاتے ہوئے اس لئے نظر آتے ہیں کہ ہماری زمین گھوم رہی ہے ۔ اس زمانہ کے لوگوں کیلئے یہ بات مضحکہ خیز تھی لہٰذا آریہ بھٹ کو اپنا وطن جو ہندوستان کے شمال مشرق میں تھا چھوڑ کر جنوب کو ہجرت کرنا پڑا تا کہ وہ لوگوں کے مذاق کا نشانہ نہ بنیں۔

(The Lighter Side of Gravity by Jayant V Narlikar P.23, (Cambridge university press-1996

ایک لٹو کو ہم پھراتے ہیں تو وہ تھوڑی دیر اپنے محور پر گھوم کر گر جاتا ہے لیکن ہماری زمین اربوں سال سے گھوم رہی ہے اور گھومنا بند نہیں ہوتا ۔ گھومنے کی رفتار میں فرق ہوتا ہے لیکن وہ انتہائی خفیف فرق ہے ۔ اس کے گھومنے کی رفتار کم ہوتی جا رہی ہے لیکن صرف ایک صدی میں تخمیناً ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کے برابر اور یہ ہمارے لئے ریسرچ کیلئے محرک ہے ۔ اس سے ہمیں زمین اور چاند کے ماضی کے باہمی تعلقات کا علم ہوتا ہے ۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ نہ صرف زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے اور چوبیس گھنٹے میں اس کا ایک روٹیشن ہوتا ہے بلکہ وہ سورج کے گرد بھی گھوم رہی ہے اور سورج کے گرد ایک چکر ایک سال میں پورا کرتی ہے ۔ ۳۰ کلو میٹر فی سیکنڈ کی تیز رفتار سے گھوم رہی ہے لیکن اس حرکت سے بھی کوئی دھکہ نہیں لگتا اور ہم محسوس بھی نہیں کرتے ۔ البتہ اس کا ایک واضح نتیجہ آسمان کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوران سال سورج بارہ برجوں میں سے گذر کر ایک سال کے بعد پھر آسمان پر اپنے سابقہ مقام پر آجاتا ہے۔

نظام شمسی ایک بہت بڑے نظام یعنی کہکشاں کے نظام کا حصہ ہے ۔ بیسویں صدی میں یہ انکشاف ہوا کہ سورج اپنے تمام نظامِ شمسی کے اجرام کو لئے ہوئے ہماری galaxy کہکشاں کے مرکز کے گرد ۲۰۰ کلومیٹر فی سیکنڈ سے زیادہ رفتار کے ساتھ گھوم رہا ہے اور مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر ۲۰ کروڑ سال میں پورا کرتا ہے ۔ سورج کے ساتھ ہم سب بھی اسی تیز رفتاری سے مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہے ہیں اور اس مسلسل nonstop سفر کے باوجود ہمیں کوئی تھکان محسوس نہیں ہوتی ۔ اور زمین کی کشش ثقل بھی ہمیں ادھر ادھر جانے نہیں دیتی، مضبوطی کے ساتھ زمین پر قائم رکھتی ہے ۔ یہ اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے ۔ موٹر کار، ریل گاڑی، ہوائی جہاز سب کسی چلانے والے کے محتاج ہیں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور سورج اور چاند اور دوسرے اجرام کو چلانے والا کوئی خدا نہیں ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ سب کچھ قانون قدرت کا نتیجہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس نے یہ قانون بنایا ہے وہی تو خدا ہے ۔ قرآن مجید فرماتا ہے : ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔

یعنی سورج کا چلنا ایک غالب اور علم والے خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہے۔

چاند بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے ۔ چاند کی حرکت آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں ہے ۔ ہمارے ملک ہندوستان میں لوگوں نے چاند کے راستے کو ۲۷ منزلوں میں تقسیم کیا تھا جو Nakshatras کہلاتے ہیں ۔ چاند صرف ایک مہینے میں ان تمام منزلوں کو طے کر کے اپنے سابقہ مقام پر آجاتا ہے ۔ اس لحاظ سے بھی چاند کی حرکت نرالی ہے کہ دوران مہینہ اس کی شکل بھی بدلتی رہتی ہے وہ بڑا ہوتا ہے پھر مکمل ہو جاتا ہے پھر چھوٹا ہو جاتا ہے پھر بالکل غائب ہو جاتا ہے پھر جب دوبارہ ظاہر ہوتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کھجور کی مڑی ہوئی درخت کی شاخ کی طرح ہے چاند کو دیکھنے سے ہمیں مہینہ کا تصور آیا ۔ Moon سے Month نکلا ۔

مہینہ کی پہلی رات کے چاند میں ایک خاص شان ہے قدرت کے حسین نظاروں میں سے وہ ایک نظارہ ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا کہ جب نیا چاند دیکھو تو یہ دعا کرو : اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

یعنی ’’اے اللہ یہ چاند ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کا موجب ہو ۔ اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔‘‘ پہلے دن کے چاند میں ایک قسم کی خوبصورتی ہوتی ہے ۔ اور مکمل چاند میں ایک دوسری شان ہوتی ہے ۔ دونوں خدا کو یاد دلاتے ہیں ۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک منظوم کلام میں اللہ تعالیٰ کے تعلق سے کیا خوب فرمایا ہے :

میرا نور شکل ہلال میں
میرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں
کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر
ترا دل ہے کس کے خیال میں
مجھے دیکھ طالب منتظر
مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں
تیری جبین نیاز میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روح پرور خطاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں ہستی باری تعالیٰ کے لئے پانچ عقلی دلائل دیئے ہیں ۔ تیسری دلیل میں آپ نے ہیئت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں :-

’’ پھر ایک اور دلیل اپنی ہستی پر یہ دی جیسا کہ فرماتا ہے : لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ o (سورہ یٰسٓ آیت نمبر: ۴۱) یعنی آفتاب چاند کو پکڑ نہیں سکتا اور نہ رات جو مظہر ماہتاب ہے دن پر جو مظہر آفتاب ہے کچھ تسلط کر سکتی ہے یعنی ان میں سے کوئی اپنے حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتا اگر ان کا در پردہ کوئی مدبر نہ ہو تو یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے ۔ یہ دلیل ہیئت پر غور کرنے والوں کیلئے نہایت فائدہ بخش ہے کیونکہ اجرام فلکی کے اتنے بڑے عظیم الشان اور بے شمار گولے ہیں جن کے تھوڑے سے بگاڑ سے تمام دنیا تباہ ہوسکتی ہے ۔ یہ کیسی قدرت حق ہے کہ آپس میں وہ نہ ٹکراتے ہیں اور نہ بال بھر رفتار بدلتے اور نہ اتنی مدت تک کام دینے سے کچھ گھسے اور نہ ان کی کلوں پرزوں میں کچھ فرق آیا اگر سر پر کوئی محافظ نہیں تو کیونکر اتنا بڑا کارخانہ بے شمار برسوں سے خود بخود چل رہا ہے ۔ انہی حکمتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا تعالیٰ دوسرے مقام میں فرماتا ہے : اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ( ابراہیم آیت نمبر: ۱۱) یعنی کیا خدا کے وجود میں شک ہوسکتا ہے جس نے ایسا آسمان اور ایسی زمین بنائی ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۵)

موجودہ علم کی روشنی میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں:

چاند جو زمین سے چار لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس کے فاصلہ میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ۔ اس کا اثر مہینہ پر پڑتا ہے ۔ قمری مہینہ کے وقت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن حدود کے اندر ۔ کوئی مہینہ ۲۹ روز سے کم نہیں ہوتا اور کوئی مہینہ ۳۰ سے زیادہ نہیں ہوتا ۔

اسی طرح سورج جو زمین سے ۱۵ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اس کے فاصلے میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور دوسرے سیاروں کے فاصلوں میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن سب کچھ اس قدر قانون ثقل کے ماتحت ہوتا ہے کہ ہم کسی بھی سیارے کے متعلق لمبا عرصہ پہلے بتا دے سکتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت وہ آسمان پر فلاں جگہ دکھائی دے گا ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گرہن چاند گرہن کے متعلق ہم بہت پہلے سے بتا دیتے ہیں کہ کسی مقام پر گرہن کب شروع ہوگا اور کب ختم ہوگا ۔

ہم وقتاً فوقتاً اخبارات میں حادثات کی خبریں پڑھتے رہتے ہیں لیکن کبھی ہم یہ خبر نہیں پڑھتے کہ دو سیارے آپس میں ٹکرا گئے یا دو سورج آپس میں ٹکرا گئے ہماری زمین کے ایک طرف VENUS یعنی زہرہ سیارہ سورج کے گرد گھوم رہا ہے اور دوسری طرف MARS یعنی مریخ گھوم رہا ہے لیکن کبھی بھی ہماری زمین کی ٹکر نہ زہرہ سے ہوئی نہ مریخ سے ۔

ہماری کہکشاں میں تخمیناً ایک کھرب ستارے یعنی سورج مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہے ہیں ۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے ۔ سو کروڑ کا ایک ارب ہوتا ہے اور سو ارب کا ایک کھرب ہوتا ہے ۔ اربوں سال سے ہمارا سورج مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہا ہے ۔ لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہمارے سورج کی ٹکر کسی دوسرے سورج سے ہوگئی ہو ۔ سب ستارے عالمگیر قانون ثقل کے اصول کے مطابق گردش کر رہے ہیں اور نظام عالم کا ایک بہترین نمونہ پیش کر رہے ہیں ۔

کہکشاؤں کے درمیان فاصلے بہت زیادہ نہیں ہوتے اس لئے کہکشائیں بعض دفعہ ایک دوسرے سے بہت قریب ہو جاتی ہیں ۔ بعض دفعہ ایک دوسرے کے اندر بھی گھس جاتی ہیں اور بعض دفعہ ایک دوسرے کے اندر ضم بھی ہو جاتی ہیں لیکن اس صورت میں بھی ستارے آپس میں ٹکراتے نہیں کیونکہ ستاروں کے درمیان فاصلے بہت زیادہ ہوتے ہیں ۔ قرآن مجید نے جو یہ فرمایا کہ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ یعنی سب کے سب اپنی راہ پر رواں دواں ہیں ۔ یہ بھی قابل توجہ ہے کہ تمام اجرام کو چلتے رہنا ضروری ہے ۔ فرض کریں کہ زمین جو سورج کے گرد گھوم رہی ہے اس کو چلنے سے روک دیا جائے تو وہ سورج کے اندر گر کر تباہ ہو جائے گی ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں بتایا ہے کہ آسمان میں ایک توازن قائم ہے ۔ ہماری زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے ایک طرف سورج کی کشش اس کو سورج کی طرف کھینچ رہی ہے تو دوسری طرف اس کی بیضوی حرکت سے جو مرکز گریز قوت ( centrifugal force ) پیدا ہوتی ہے وہ اس کو سورج کے اندر گرنے نہیں دیتی ۔ اسی طرح اس سے بالا نظام یعنی کہکشاں میں بھی اس قسم کا توازن قائم ہے ۔ سورج نہ کہکشاں کے مرکز میں گرتا ہے اور نہ کہکشاں کے باہر جا سکتا ہے ۔ اجرام سماوی کی حرکتوں سے جو توانائی پیدا ہوتی ہے جسے kinetic energy کہتے ہیں اور مادہ کے پھیلاؤ کی وجہ سے جو توانائی پیدا ہوتی ہے جسے potential

energy کہتے ہیں ان دونوں میں ایک توازن پایا جاتا ہے اس توازن کی وجہ سے کہکشاں کی شکل قائم رہتی ہے۔ اور اسی توازن کی وجہ سے ہم حساب کر کے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ کس کہکشاں کے اندر کتنا مادہ ہے۔ اور اس سے استنباط کرتے ہیں کہ اس کے اندر کتنے ستارے ہیں۔ ہماری کہکشاں کے اندر ایک کھرب ستارے ہیں اگر کوئی گنتا رہے تو ساری عمر بھی گن نہیں سکتا۔ لیکن کہکشاں کے اندر جو عظیم الشان توازن ہے اس کو مدنظر رکھ کر تحقیق کرنے سے ہم کو پتہ لگ گیا کہ ایک کھرب ستارے ہیں۔

سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ o ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ

(سورۃ الملک آیت ۴-۵)

یعنی وہی ہے جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا۔ تُو رحمٰن کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔ پس نظر دوڑا کیا تُو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اس آیت کریمہ میں انسان کو یہ چیلنج دیا گیا ہے کہ تمام کائنات پر جتنا چاہے غور کر لے اسے اس کائنات میں ایک ہی صانع کی صنعت ہونے کی وجہ سے تضاد نہیں ملے گا۔

نیوٹن نے اپنی تحقیق سے ثابت کیا کہ زمین کی جو کشش ثقل (gravity) پھل کو درخت سے گرنے پر زمین پر لے آتی ہے اُسی کشش ثقل کے باعث چاند زمین کے گرد گھوم رہا ہے اور اسی کشش ثقل کی وجہ سے نظام شمسی میں زمین اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھوم رہے ہیں اور اسی قوت کشش ثقل کی وجہ سے سورج اور دوسرے ستارے مرکز کہکشاں کے گرد گھوم رہے ہیں۔ ہر جگہ ایک ہی قانون کام کر رہا ہے۔

تمام کائنات میں ایک ہی قانون کشش ثقل ہے اور اسی وجہ سے ہم سائنس میں ترقی کر سکتے ہیں۔

عبداللہ محمد بن ابن جابر البتانی صاحب چوٹی کے عرب ہیئت دان تھے۔ عرصہ چالیس سال ۸۷۸ء تا ۹۱۸ء انہوں نے آسمانی اجرام کے مشاہدے اور مطالعہ میں گزارا تھا۔ وہ کہتے ہیں :

" مذہب کے معًا بعد سائنس میں علم ہیئت یعنی ستاروں کے علم کا درجہ ہے۔ یہ دماغ کو زینت دیتا ہے اور عقل کو تیز کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی اعلیٰ حکمت اور قدرت کی شناخت ہوتی ہے۔"

A. Pennekoek : A History of Astronomy )
(Interscience. New York 1961

## مسخر کائنات کے نشانات

مسخر کائنات کے بہت نشانات ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں فرماتا ہے :

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ o (سورۃ النحل آیت: ۱۳)

یعنی اور اس نے تمہارے لئے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کیا اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کیلئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

" رات اور دن اور چاند اور ستارے انسانی دماغ کو نشو ونما دیتے ہیں۔ اور اس کے کاموں میں سہولت پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ جمادات میں سے ہیں جو انسان سے بہت دُور کا تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی ذاتی نشو ونما کی طاقت ایسی مخفی ہے کہ اس کا اندازہ ظاہری نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا لیکن باوجود اس کے وہ اپنی تاثیرات سے نباتات اور حیوانات کے نشو ونما پر اور اُن کے ذریعہ سے بھی اور براہ راست بھی انسان کی نشو ونما پر خاص اثر ڈالتے ہیں۔" (تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ النحل)

ستارے بڑی بڑی فیکٹری کی طرح ہیں۔ کائنات کے ماضی پر تحقیق کریں تو پتہ چلتا ہے کہ شروع میں ہائیڈروجن اور ہیلیم بنے۔ بہت سے عناصر بعد میں ستاروں کے بطون میں جوہری ردّ عمل ( Nuclear Reaction ) کے ذریعہ پیدا ہوئے۔ وہ لوہا (iron) جو ہمارے خون میں ہے۔ وہ کیلشیم (calcium) جو ہماری ہڈیوں میں ہے نیز آکسیجن وغیرہ ستاروں کے اندر بنے۔ پھر وہاں سے وہ ستاروں کے مابین غبار (Interstellar Cloud) میں منتقل ہوئے۔ نظامِ شمسی کی پیدائش ستاروں کے مابین گرد وگیس کے غبار سے ہوئی ہے۔ اس طرح وہ عناصر نظامِ شمسی میں آئے ہیں۔ الحمدللہ۔

سیاروں اور ستاروں پر غور وفکر کرنے سے دماغ نے ترقی کی فرانس کے چوٹی کے ہیئت دان Henri Poincare نے کیا خوب کہا ہے کہ ستاروں سے نہ صرف وہ واضح روشنی پہنچتی ہے جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں بلکہ اُن سے ایک لطیف قسم کی ایسی روشنی بھی آتی ہے جس سے کہ دماغ منور ہو جاتا ہے۔

the value of science by Henri )
(Poincare

## آسمان کی رفعت

آسمان کی رفعت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ جب ہم نظامِ شمسی سے باہر دوسرے ستاروں پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ اتنی دُور ہیں کہ کلومیٹر میں فاصلوں کو نہیں ناپا جاتا۔ روشنی کے سال کا پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے روشنی ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ ایک سال میں وہ جتنا فاصلہ طے کرتے ہے اس کو نوری سال Light Year کہا جاتا ہے اس لحاظ سے ایک نوری سال تقریباً ۹۵ کھرب کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔

ہمارے نزدیک سے نزدیک جو ستارہ ہے اس کا فاصلہ چار نوری سال ہے ہمارا سورج مرکزِ کہکشاں سے تخمیناً ۲۵ ہزار نوری سال کے فاصلہ پر ہے۔ کہکشاؤں کی تعداد اربوں میں ہے۔ ہماری کہکشاں سے دوسری کہکشاؤں کے فاصلے لاکھوں کروڑوں اور اربوں نوری سال ہوتے ہیں۔ حال میں اخبارات میں خبر تھی کہ ایک کہکشاں کا جھرمٹ دریافت ہوا ہے اس کا فاصلہ ۱۰ عرب نوری سال ہے۔ اتنی بڑی بلندیوں کا تصور کر کے دماغ حیرت میں ڈوب جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ o وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ o

(سورہ غاشیہ آیت ۱۸، ۱۹)

یعنی کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اور آسمان کی طرف کہ اسے کیسے رفعت دی گئی...........؟

نیز فرماتا ہے :

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (سورۃ الرّعد آیت ۳)

یعنی اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو۔ جب ہم مکان بناتے ہیں تو چھت کو قائم رکھنے کیلئے مضبوط ستون بناتے ہیں جو واضح طور پر نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بڑے بڑے آسمانی اجرام کو ایسے ستونوں سے قائم رکھا ہے جو نظر ہی نہیں آتے۔ gravity یعنی کشش ثقل ایک عجیب وغریب قوت ہے جو نظر نہیں آتی لیکن اس کی وجہ سے چاند زمین کو چھوڑ کر چلا نہیں جاتا۔ زمین سورج کو چھوڑ کر چلی نہیں جاتی سورج نظامِ کہکشاؤں کو چھوڑ کر چلا نہیں جاتا۔ ہماری کہکشاں اپنے کہکشاؤں کے جھرمٹ کو چھوڑ کر چلی نہیں جاتی۔

گیلیلیو نے gravity (کشش ثقل) کے تعلق سے ایک اہم تجربہ کیا تھا جو بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اٹلی کے Tower of Pisa سے مختلف چیزوں کو پھینکا اور یہ معلوم کیا کہ ان کو نیچے گرنے کے لئے کتنا وقت لگتا ہے۔ تجربہ نے بتایا کہ تمام چیزیں خواہ وہ بڑی ہوں یا چھوٹی اور خواہ وہ کسی بھی مادہ سے بنی ہوئی ہوں سب کو گرنے کیلئے برابر وقت لگتا ہے۔ نیوٹن کے ذریعہ ہمیں عالمگیر قانون کشش (universal law of gravitation) ملا جو نہایت مفید رہا لیکن پھر بھی اس میں خامی تھی۔ آئن سٹائن کا نظریہ اضافت عمومی (theory of general relativity) زیادہ صحیح نتیجہ دیتی ہے لیکن زیادہ پیچیدہ ہے۔ اب بھی grivity کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے ہمارا علم ناقص ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا

## خاتمہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے : ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا (النّٰزِعات: آیت ۲۸)

یعنی " کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کو جسے اس خدا نے بنایا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

" اللہ تعالیٰ ہمیشہ نظام عالم کو اپنی ہستی کی ثبوت میں پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو کیا تمہیں اس عظیم الشان نظام سے یہ نظر نہیں آتا کہ اس میں ایک خالق کا ہاتھ کام کر رہا ہے اور ہر ٹکڑہ دوسرے ٹکڑے کا محتاج ہے کوئی چیز اپنی ذات میں منفرد نہیں ہے۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ یہ دنیا اس طرح بنی ہے کہ ذرّے آپس میں جڑ گئے اور اُن ذرّوں کے آپس میں ملنے سے آہستہ آہستہ یہ عظیم الشان دنیا تیار ہوگئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے مان لیا دنیا مختلف ذرات کے مجموعے سے بنی ہے مگر ان ذروں کے آپس میں ملنے سے یہ کس طرح ہو گیا کہ ہمیں آج یہاں ضرورت پیش آتی ہے تو میلوں میل پر اس ضرورت کا سامان موجود ہوتا ہے۔ بے شک ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ ایٹمز کے ملنے سے یہ دنیا بنی لیکن اگر اس دنیا کا کوئی خدا نہیں تو یہ کس طرح ہو گیا کہ وہ ذرّے آپس میں اس طرح ملے جس طرح بنی نوع انسان کو ضرورت تھی اور اس جگہ ملے جہاں انسان کو کوئی ضرورت پیش آنے والی تھی۔ ذروں کا آپس میں ملنا اتفاق ہو سکتا ہے لیکن ان ذروں کا آپس میں مل کر ہر انسانی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان مہیا کر دینا یہ اتفاق نہیں ہو سکتا بلکہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کارخانۂ عالم کے پیچھے کوئی اور ہستی کام کر رہی ہے ہم اگر ایک چمڑا پڑا ہوا دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ چمڑا یہاں اتفاقی طور پر آ گیا لیکن اگر ہمیں کوئی بوٹ دکھائی دیتا جو اس چمڑے سے بنا ہو پھر ہمیں وہی چمڑا کہیں صوفوں پر لگا ہوا نظر آئے، کہیں کرسیوں اور زینوں پر لگا ہوا دکھائی دے تو ان ساری چیزوں کو ہم اتفاق نہیں کہہ سکتے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آنکھ بنائی اور اس آنکھ میں یہ مادہ رکھا کہ وہ بغیر روشنی کے نہیں دیکھ سکتی تو دوسری طرف کروڑوں کروڑ میل پر سورج بنا دیا تا کہ آنکھ اس کی روشنی کے ذریعہ اردگرد کی چیزوں کو دیکھ سکے۔ بھلا اس کو کون اتفاق کہہ سکتا ہے؟ یہی حال اور ضروریات انسانی کا ہے۔ کوئی انسانی ضرورت ایسی نہیں جو طبعی ہو اور اس کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا نہ فرمائے ہوں۔ بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے انسان کے اردگرد رکھ دیئے ہیں اور بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کروڑ میل پر پیدا کر دیئے ہیں بہر حال ہر انسانی ضرورت کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کئے ہوئے ہیں اور یہ نظام اپنی ذات میں ایسا مکمل ہے کہ اس ساری تصویر کو ملا کر کوئی شخص یہ خیال تک نہیں کر سکتا کہ یہ سب کچھ اتفاقی ہو گیا ہے۔ پس فرماتا ہے تم اس نظام سماوی اور ارضی کو دیکھو جو خلق میں تمہاری اپنی پیدائش سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ تم کسی ایک چیز کے متعلق کہہ سکتے ہو کہ وہ اتفاقی ہو گی تم دو کے متعلق کہہ سکتے ہو کہ وہ اتفاقی ہو گی لیکن تم اس سارے نظام کو کس طرح اتفاقی کہہ سکتے ہو۔" (تفسیر کبیر، تفسیر سورہ نازعات)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ہمارا خدا میں کائنات خلق اور نظامِ عالم کی دلیل کے اختتام پر تحریر فرماتے ہیں:-

باقی حصہ مضمون صفحہ ۱۴ میں ملاحظہ فرمائیں

# لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے متعلق پاکستانی قلمکاروں کی آراء

## احمدیوں پر وحشیانہ حملہ

روزنامہ ’’آج کل‘‘ اپنے اداریہ میں ’’احمدیوں پر وحشیانہ حملہ‘‘ کے عنوان سے لکھتا ہے:

28 مئی 2010ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں ’’بلیک فرائیڈے‘‘ کے نام سے یاد رکھا جائے گا۔ اس روز قوم پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بارہ برس مکمل ہونے پر ’’یوم تکبیر‘‘ منا رہی تھی لیکن اس روز لاہور میں احمدیہ فرقے خلاف دو تباہ کن حملے کئے گئے۔ دہشت گردوں نے احمدیوں کی دو عبادت گاہوں یعنی ماڈل ٹاؤن میں بیت النور اور گڑھی شاہو میں دارالذکر پر نماز جمعہ کے دوران ایک ہی وقت میں حملے کئے جہاں ہزاروں احمدی عبادت کے لئے جمع تھے۔ اس دوران ملک بھر میں ٹیلی ویژن سکرین پر حیرت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے جب دہشت گردوں نے دونوں عباد گاہوں میں داخل ہوکر معصوم عبادت گزروں پر دہشت کا پہاڑ توڑ دیا۔ 90 سے زیادہ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 100 سے زائد زخمی ہوئے۔ تحرک طالبان کے پنجاب وِنگ نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ دہشت گردوں کے پاس جدید بندوقیں تھیں۔ انہوں نے خودکش جیکٹس پہن رکھی تھیں اور وہ ہینڈ گرنیڈ سے مسلح تھے۔ ان کے اس سوچے سمجھے حملے کے نتیجے میں گڑھی شاہو میں عبادت گزاروں کو یرغمال بنانے کا خونی کھیل کئی گھنٹے جاری رہا جبکہ ماڈل ٹاؤن میں اس حملے کا دَورانیہ نسبتاً مختصر رہا۔ اس بحران کے دوران احمدیہ فرقے کی طرف سے مامور حفاظتی رضا کاروں کی کارکردگی قابل تعریف رہی۔

اس حملے میں جاں بحق ہونے والوں کو ہفتے کے روز وقفے وقفے سے دفن کیا گیا۔ کیونکہ احمدیہ فرقے نے حفاظتی اقدامات کے غیر اطمینان بخش ہونے کے باعث اجتماعی تدفین کا ارادہ ترک کر دیا۔ یہ ناانصافی کی انتہا ہے کہ احمدہ فرقہ اس ملک میں سب سے زیادہ امتیازی سلوک کا نشانہ رہا ہے۔ لیکن اب تک کوئی حکومت انہیں مناسب تحفظ فراہم نہیں کرسکی۔ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے مذہبی انتہا پسندوں کے دباؤ کا شکار ہوکر احمدیوں کو ’’قانون اور آئین کے نقطہ نظر سے‘‘ غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ اس موقع پرستی کے نتیجے میں مذہبی انتہا پسندوں کو موقع مل گیا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی سطح میں مزید اضافہ کرسکیں۔ منافقت کے شاہکار جنرل ضیاء الحق نے احمدیہ فرقے کو مزید تعذیب کا نشانہ بناتے ہوئے اس فرقے کے لئے مخصوص امتیازی قوانین نافذ کئے۔ اس کے بعد سے احمدیوں کے بارے میں معاشرے میں عدم برداشت کی سطح بلند ہوتی رہی ہے۔ ہم نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کے مطابق اقلیتوں کو تحفظ دینے کی بجائے ان کے حقوق پامال کئے ہیں۔

جمعے کے روز ہونے والے وحشیانہ قتل عام کا ایک اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ بظاہر پنجاب حکومت کو اقلیتوں کے خلاف ممکنہ دہشت گرد حملوں کے بارے میں پہلے سے خبردار کیا جاچکا تھا۔ وفاقی وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ پنجاب کی صوبائی حکومت کو اس قسم کے بارے میں 13 مئی اور 26 مئی کو دو مرتبہ خبردار کیا گیا تھا۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ پنجاب کی حکومت نے اس ضمن میں مؤثر اقدامات کرنے کی بجائے غفلت کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ اس صورتحال میں پنجاب حکومت کی طرف سے ایسی حساس معلومات پر بےحسی کا مظاہرہ مجرمانہ غفلت کے مترادف ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ صوبائی حکومت کے چوٹی کے راہنماؤں کو کالعدم دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ربط ضبط کا مرتکب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کی مثال دی جاتی ہے کہ انہوں نے جھنگ کے ضمنی انتخاب میں کامیابی کے لئے سپاہ صحابہ پاکستان کے ایک راہنما کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ اسی طرح پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی طرف سے طالبان سے یہ درخواست کرنا کہ وہ پنجاب کو بخش دیں، اس امر کا سنجیدہ اشارہ ہے کہ ہمارے راہنما ایک خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں مسلم لیگ نواز کی وابستگی دوٹوک اور واضح نہیں ہے۔ پنجاب میں دہشت گردوں کی موجودگی کو تسلیم کرنے کی بجائے صوبائی حکومت ’’بیرونی ہاتھ‘‘ پر الزام دھرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہے۔ حکومت کو مختلف حیلوں سے عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش ترک کردینی چاہئے۔ اس ملک کے عوام کو مختلف عذر خواہیوں کی بجائے ٹھوس جوابات درکار ہیں۔ جمعے کے روز احمدی شہریوں پر ہونے والے حملے صرف ایک مذہبی فرقے کے خلاف نہیں بلکہ اس ملک کے ہر شہری کے خلاف اعلان جنگ تھے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ جون ۲۰۱۰)

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ جون ۲۰۱۰ء)

M.T.A سے نشر ہونے والے پروگرام خود بھی دیکھیں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی دکھائیں۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

## یہ کہہ رہا ہے لہو

روا جو ظلم کو رکھے خدا کے گھر کے ساتھ
وہ کیسے خیر کرے گا کسی بشر کے ساتھ ؟
یہ کہہ رہا ہے لہو آج سجدہ ریزوں کا
مٹا نہ پائے گا سچائی کوئی شر کے ساتھ
یہ لو دیئے کی ہواؤں سے بجھ نہیں سکتی
یہ بڑھتی جائے گی اپنی اسی ڈگر کے ساتھ
جو پھول ہم نے نچھاور کئے ہیں دھرتی پر
وہ مسکراتے رہیں گے سحر سحر کے ساتھ
کسی کے بس میں نہیں ہیں خدا کی تقدیریں
وہ رُت کو پھیر بھی دیتا ہے اک نظر کے ساتھ
جہاں میں کفر تو فرعون کا بھی ٹوٹا ہے
وہ ایک عبرت زندہ ہے اپنے سر کے ساتھ
یہ صبر ہی تو علامت ہے فتح یابی کی
خدا کے شیر تو رہتے نہیں ہیں ڈر کے ساتھ

(ناصر احمد سید پاکستان)

## ہمارے سر ندامت سے جھک گئے

جناب حامد میر صاحب نے اپنے کالم ’’قلم کمان‘‘ میں ’’ندامت ندامت اور ندامت‘‘ کے عنوان کے تحت جو سطور رقم کی ہیں ان میں سے چند سطور ملاحظہ ہوں :

......قادیانیوں کی جان و مال کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ بدقسمتی سے پچھلے دس سال میں کراچی اور سیالکوٹ سمیت ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملے ہو چکے ہیں۔ ان حملوں کا مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مسلمانوں کے حصے میں صرف اور صرف بدنامی آتی ہے۔ وہ لوگ جو پاکستان میں شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں اور شریعت کے نفاذ کے لئے بم دھماکے کر رہے ہیں، ان سے سوال ہے کہ کیا کسی اسلامی ریاست میں کسی غیر مسلم اقلیت کی عبادت گاہ میں گھس کر نہتے لوگوں پر گولیاں برسانا اسلام دوستی ہے یا اسلام دشمنی؟

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاست مدینہ کے قیام کے بعد ایک باقاعدہ دستور تشکیل دیا تھا۔ محمد رفیق ڈوگر کی شاہکار تصنیف ’’الامین‘‘ کی جلد دوم میں 52 دفعات پر مشتمل دستور مدینہ کی تفصیلات پر موجود ہیں۔ دستور مدینہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کی پہلی اسلامی ریاست نے یہودی اقلیت کو مسلمانوں کے برابر حقوق دیئے اور واضح کیا کہ ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، انہیں مذہبی آزادی حاصل ہوگی، انہیں ضرب اور زخم کا بدلہ لینے کا حق حاصل ہوگا اور ان کے کسی حلیف کی بدعملی کا انہیں ذمہ وار نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ دستور مدینہ کی دفعہ 13 میں کہا گیا ہے کہ متقی اہل ایمان متحد ہوکر اس شخص کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے جو سرکشی اختیار کرے............

ہم بے گناہ اور نہتے لوگوں کو خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں مارنے والوں کی مذمت تو بہت کرتے ہیں اور کچھ کو گرفتار بھی کر لیتے ہیں لیکن انہیں سزا دلوانے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں تفتیشی اداروں اور عدالتوں کے نظام کو مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے نظام کو اپنے آئین کے تابع بنالیں تو ہمارے کئی مسائل خود بخود حل ہوجائیں گے۔ اس آئین کے تحت جب ہماری عدالتیں وزیر داخلہ یا وزیر قانون کو طلب کرتی ہیں تو ہم بہت خوش ہوتے ہیں کہ عدالتیں آزاد ہیں۔ لیکن جب انہی عدالتوں سے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ملزمان آسانی کے ساتھ رہائی پالیتے ہیں تو پھر کئی لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ پچھلے دو سال میں کون سے دہشت گرد کو کسی عدالت سے سخت سزا ملی ہے؟ ظاہر ہے کہ عدالت کو سزا دینے کے لئے ٹھوس ثبوت اور شہادتیں درکار ہوتی ہیں اور یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے جب ریاست کے تمام اداروں میں مثالی ہم آہنگی موجود ہو۔

تمام علماء سے گزارش ہے کہ وہ قوم کو بتائیں کہ مسلمانوں کی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے کیا حقوق ہوتے ہیں اور بے گناہ افراد پر گولیاں برسانے والے کے لئے اسلام کا کیا حکم ہے......؟ سچی بات تو یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا تو پھر ان کے حقوق کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری تھی۔ 28 مئی کو ان کے ساتھ بہت ظلم ہوا اور ہمارے سر ندامت سے جھک گئے۔ حکومت کو، ہر سچے پاکستانی کو 28 مئی کے سانحے پر قادیانیوں سے معذرت کرنی چاہئے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 31 مئی 2010)

Ahmad Computers
Naseem Khan
(M)+9198144-99289
(M)+9198767-29998
(O) +911872500468
e.mail : naseemqadian@gmail.com
Ahmad computers
Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop
Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking
Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.
*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,
*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)
THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516
SONY Canon

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

## انگلستان سے روانگی اور فرانس میں ورود مسعود۔فیملی و اجتماعی ملاقاتیں۔

## تقریب آمین۔تقریب بیعت،فرانس مشن میں سٹڈی روم لائبریری کا معائنہ

**الجزائر اور مراکش کے نو احمدیوں کی خلیفۂ وقت سے محبت اور اخلاص کے روح پرور نظارے۔ان میں سے اکثر کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی طرف رہنمائی فرمائی اور بغیر کسی کی تبلیغی کوشش کے ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کے نور سے مشرف ہوئے۔**

**یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کے آسمانی الہام کی صداقت کے روشن نشانات**

**فرانس سے سپین کے لئے روانگی۔ سپین میں اسلام کی آمد،احمدیت کے نفوذ اور مسجد بشارت کی تعمیر کی تاریخ کا مختصر تذکرہ**

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

## 27مارچ2010ء

27مارچ2010ءکو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے چار ملکوں فرانس،سپین،اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کا سفر اختیار فرمایا۔حضورانور ایدہ اللہ کے دورہ پر روانگی کے پیشِ نظر لندن کی مختلف جماعتوں کے احباب وخواتین صبح 9 بجے سے ہی مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے تاکہ سفر سے پہلے حضور کی زیارت اور اجتماعی دعا میں شمولیت کی سعادت پاسکیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح 11 بجے قصرِ خلافت لندن کے صدر دروازہ سے باہر تشریف لائے اور ازراہِ شفقت اپنا دستِ مبارک بلند فرما کر چاروں طرف کھڑے حاضرین کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے سلامتی کی دعا دی اور پھر اجتماعی دعا کروانے کے بعد انگلستان کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے فیری کے ذریعہ رودبار انگلستان (انگلش چینل) کراس کرکے یورپ کے دوسرے ملکوں تک کا سفر کیا جاتا ہے۔حضورِانور کا قافلہ چار گاڑیوں پر مشتمل تھا محترم امیر صاحب یوکے بھی بعض عہدیداران کے ہمراہ تین گاڑیوں پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے Dover تک قافلہ کے ساتھ آئے۔ان عہدیداروں میں مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے،محترم ٹونی کالون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ،مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر،مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال،مکرم عابد وحید صاحب انچارج مرکزی پریس سیل،مکرم مرزا ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے،مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص،مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر P.S. لندن) اور چند خدام شامل تھے۔

## Dover سے روانگی اور فرانس میں ورود

12 بج کر 47 منٹ پر قافلہ Dover پہنچا۔حضورِانور ایدہ اللہ نے الوداع کہنے والوں کو شرفِ مصافحہ بخشا اور گاڑیاں Check in کے لئے امیگریشن کیبن اور پھر P&O فیری کی ٹکٹوں کے کیبن کی طرف بڑھیں۔ان مرحلوں سے گذرنے کے بعد چند منٹوں کے اندر Burgundi نام کے بحری جہاز پر بورڈنگ شروع ہوگئی اور پھر مقررہ وقت کے مطابق ایک بج کر 45 منٹ پر فیری نے فرانس کی پورٹ Calais کی طرف اپنا سفر شروع کیا اور فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 4 بج کر 45 منٹ پر Calais پہنچی۔فیری سے باہر آنے کے بعد قافلہ 19 کلومیٹر پر واقع پہلے سے طے شدہ میٹنگ پوائنٹ کی طرف روانہ ہوا جہاں مکرم امیر صاحب فرانس اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فرانس نے 4 بج کر 35 منٹ پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالی کا استقبال کیا اور اسطرح سرزمینِ فرانس کو ایک بار پھر خلیفۃ المسیح والمہدی کی قدم بوسی کا شرف نصیب ہوا۔

فرانس مغربی یورپ کی ایک جمہوریہ ہے جس کا پورا نام فرنچ ریپبلک ہے۔پیرس جو اسکا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے اس کے مضافاتی علاقوں میں سے ایک St. Prix ہے جہاں جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور مسجد مبارک واقع ہے۔فرانس کی آبادی میں رومن کیتھولک 84 فیصد کے لگ بھگ ہیں جبکہ پروٹسٹنٹ 2 فیصد اور مسلمان 5.10 فیصد ہیں۔

میٹنگ پوائنٹ پر پہنچ کر حضورِانور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے نمازوں کے انتظام کے بارہ میں دریافت فرمایا تو محترم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور گذشتہ سفر والی پہلی جگہ پر ہی نمازوں کا انتظام ہے۔گزشتہ دفعہ ٹیرس پر ٹینٹ لگایا گیا تھا لیکن اس دفعہ ذرا ہٹ کر لگایا گیا ہے۔کیونکہ وہاں ہوا تیز تھی۔فرمایا کھلی جگہ پر ہوا تیز ہوتی ہے۔پھر فرمایا کہ یہاں سے Dover کی پہاڑیاں بھی نظر آتی ہیں؟۔محترم امیر صاحب نے عرض کیا جی حضور سامنے ہیں۔اسکے بعد حضورِ انور کی اقتدا میں نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد خیمہ سے نکلتے ہوئے حضورِ انور نے سامنے لگی ہوئی فصلوں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ کون سی فصل ہے؟ لیکن معین طور پر کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔اسکے بعد قافلہ جماعت احمدیہ فرانس کے مرکز کی طرف روانہ ہوگیا۔شام 7 بج کر 15 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے قافلہ کے ساتھ St. Prix میں ورود فرما ہوئے۔کچھ دیر بعد حضورِانور ایدہ اللہ نے رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر اسکے نیچے واقع Basement کا معائنہ کیا اور پھر 8 بجے مسجد مبارک میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ یورپ اور انگلستان کے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہوتا ہے لیکن اتفاق سے آج رات دو بجے سے موسم گرما کے اوقات شروع ہونے کی وجہ سے بھی گھڑیوں کو ایک گھنٹہ آگے کیا جانا تھا۔اس لیے ہمیں اپنی گھڑیاں دو گھنٹے آگے کرنا پڑیں۔ کچھ Confusion تو ہوئی لیکن خیر ہی رہی۔

یہاں مختصراً یہ بھی ذکر کردوں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ فرانس میں اسلام کا نفوذ پہلی صدی ہجری سے شروع ہوا اور اندلس کے اسلامی حکمرانوں کے ساتھ فرانسیسیوں کی کئی جنگیں ہوئیں۔فرانس کے کچھ علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ بھی رہا لیکن مسلمان یہاں مستحکم حکومت قائم نہ کرسکے۔ بعد ازاں جب یورپ نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگوں کا آغاز کیا تو ان میں سب سے نمایاں کردار فرانس کا تھا۔تاہم سولہویں صدی میں فرانس مسلمانوں کی ترک سلطنتِ عثمانیہ کا یورپ میں سب سے بڑا حلیف بھی رہا ہے۔

چودہویں صدی ہجری میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ جب اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا آغاز ہوا تو 1924ء میں آپ کے خلیفہ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ فرانس میں تبلیغِ اسلام کی کوششوں کا اس وقت ایک نیا دور شروع ہوا جب آپ 26/اکتوبر سے 31 اکتوبر تک پیرس میں بنفسِ نفیس رونق افروز ہوئے۔17 مئی 1946ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر محترم ملک عطاء الرحمان صاحب اور محترم مولوی عطاء اللہ صاحب فرانس کے سب سے پہلے مبلغین کے طور پر یہاں احمدیہ مشن کھولنے کے لئے پہنچے اور سرکار سے تبلیغ اسلام کی اجازت حاصل کرنے کے بعد جولائی 1948ء میں پیرس کے ایک ہوٹل میں پہلی احمدیہ کانفرس منعقد ہوئی اور 13 نومبر 1948ء کو ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا جس کی تشہیر پوسٹرز،ریڈیو اور پریس کے ذریعہ کی گئی اس جلسہ میں تبلیغی ٹریکٹ اور پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔

ان مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں ایک تعلیم یافتہ فرانسیسی خاتون مادام مارگریٹ Demagany نے 23 مئی 1949ء کو بیعت کرکے سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا اسلامی نام'' عائشہ ''رکھا۔

1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرانس کا دورہ کیا اور 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی لندن ہجرت کے بعد سے تو خلفائے احمدیت کے فرانس اور یورپ کے دوسرے ملکوں کے دورے ان کے اشاعت اسلام کے پروگراموں کا ایک مستقل حصہ بن چکے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا حالیہ دورہ فرانس بھی اسی مہم کی ایک کڑی ہے۔

## 28مارچ2010ء

### فیملی ملاقاتیں:

28مارچ 2010ء بروز اتوار حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرانس میں دوسرا دن تھا۔حضورِ انور ایدہ اللہ نے 6 بج کر 45 پر مسجد مبارک میں نمازِ فجر پڑھائی۔12 بج کر 45 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ نے دفتر تشریف لاکر مراکش،الجزائر اور تیونس کے 6 نو مبائع خاندانوں کے بیس افراد اور پانچ افراد پر مشتمل ایک گروپ کو شرفِ ملاقات عطا فرمایا۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

### تقریب آمین:

بعد ازاں حضورِ انور مسجد مبارک میں تشریف لائے جہاں 16 بچے اور بچیاں اپنے پیارے آقا سے آمین کا شرف حاصل کرنے کے لئے تیار تھے۔حضور انور ایدہ اللہ نے تمام بچوں سے ازراہ شفقت قرآن کریم کی مختلف آیات سنیں اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔آج جن بچوں کی آمین ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

1 حمزہ احمد۔2 بلال احمد۔3 طلال احمد
4 رافیل خالد۔5 ابصار بٹ۔6 ابرار بٹ
7 مدثر احمد۔8 فرید احمد۔9 امۃ السبوح
10 گلزانہ ملک۔11 نورالعین۔12 ثمرین جبین۔13 طوبیٰ۔14 نورالسحر۔15 افشاں بشارت۔16 ثوبیہ بٹ

**تقریب بیعت**: تقریب آمین کے بعد نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں اور پھر بیعت کی تقریب ہوئی جس میں نو(9) سعید فطرت مرد وخواتین نے حضور پر نور کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ ان خوش نصیبوں کے نام اور قومیتیں درج ذیل ہیں:

1. Mr. David (France)
2. Mr. El Islam (Algeria)
3. Mr. Raouchid Salam (Tunis) 4. Madam Madi Batouli (Camore)5. Miss Drzewieck Elodie (France) 6. Madam Drame Yacine (Senegal) 7. Madam Drame Binta (Mali) 8. Madam Madi Arroun 9. Mr. Kristof Cuypers (Comore) (Belgium)

ان بیعت کرنے والوں میں سے Mr. David ایک یہودی النسل ہیں اور فرانس میں مقیم ہیں جبکہ Mr. Kristof کا تعلق بیلجیم سے ہے۔ ان کی عمر ۲۲ سال ہے اور کارپینٹری کرتے ہیں۔ فلیمش ان کی زبان ہے اور پہلے لا مذہب تھے۔ انکے کسی دوست نے اسلام کے بارے میں انہیں انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائیٹ الاسلام کا حوالہ بھیجا تو اس سے انہیں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ پوری تسلی کرنے کے بعد خود بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور بالآخر آج حضورِ انور کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ پانچ بجے جب ملاقاتوں کے لئے دوبارہ اپنے دفتر تشریف لائے تو مسجد مبارک کے صحن میں ناصرات کی بڑی تعداد نے کھڑے ہوکر کورس کی شکل میں نظمیں اور ترانے گاکر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ ان بچیوں میں عزیزہ مریم ناصر، رمیزہ نصیر، نداء ناصر، عثنہ امل ناصر، ملیحہ ربانی، نبیلہ حیدر، مہ رخ عارف، سارہ ضیاء، انس دوتوری، صباپونم بالم، نداء ربانی اور خولہ احد نمایاں تھیں۔ وہاں موجود باقی لجنات اور ناصرات بھی کورس کی شکل میں بلند آواز سے ان نظموں کو ساتھ ساتھ دہرا رہی تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کی طرف سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اسطرح خوش آمدید کہنے سے ماحول پر عجب وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ ناصرات نے اس موقع پر سب سے پہلے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفانِ'' اور اس کے بعد اردو نظم ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔ اسکے بعد ناصرات نے حسب ذیل ترانے پیش کیے۔

وعدہ اس کا وفا مدام ہوا
پھر عطا ہم کو اک امام ہوا
اس کی صورت کی رونمائی کا
آسمانوں سے اہتمام ہوا
نور و محمود ناصر و طاہر
عشق مسرور ہے جو نام ہوا
بن گئی دھڑکنوں میں اک تصویر
آج تو ہم سے ہم کلام ہوا
اسقدر روشنی تھی چہرے پر
ماہ کیا مہر بھی تمام ہوا

جھوم اے کالی گھٹا رقص کر بادِ صبا
روح عالم گنگنا آگیا ہے آگیا
وہ محمد کا غلام اس زمانے کا امام
کرن کرن خوشی کے رنگ جھلملائے ہیں
ہم آپ کو خوش آمدید کہنے آئے ہیں
اهلاً وسهلاً ومـــــــرحبـــــا
اهلاً وسهلاً ومـــــــرحبـــــا

خوش آمدید آپ کو خوش آمدید
ویلکم ہے ہم سب کی پکار
عزیز مہمانوں کو ہم سب ہیں کرتے سلام
یا امیر المؤمنین اهلاً و سهلاً مرحبا
آیۂ فتحِ مبین ۔اهلاً و سهلاً مرحبا

پندرہ بیس منٹ تک بچیوں سے نظمیں اور ترانے سننے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں موجود بڑی بچیوں میں پین اور چھوٹی بچیوں میں چاکلیٹس تقسیم کیں اور کھلے ہاتھوں سے ہر کسی کو نوازا۔

## فیملی واجتماعی ملاقاتیں:

اسکے بعد ملاقاتیں شروع ہوئیں جو کہ 14 فیملیوں اور بعض گروپس پر مشتمل تھیں۔ ان میں سے اکثر کا تعلق الجزائر، مراکش، فرانس، ماریشس اور پاکستان سے تھا۔ بیلجیم کے جس نوجوان نے آج بیعت کی تھی انہوں نے بھی اپنے تین پاکستانی ساتھیوں اور مربی صاحب بیلجیم کے ہمراہ ملاقات کا شرف پایا۔ اس کے بعد چار افراد پر مشتمل ایک گروپ نے حضور انور سے ملاقات کی جن میں سے 2 فرانسیسی اور 2 الجیرین تھے۔ ایک اور گروپ جو کہ 6 افراد پر مشتمل تھا اس کو بھی ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔

اس کے بعد 7 افراد پر مشتمل ایک گروپ نے ملاقات کی جن میں سے تین کا تعلق Senegal سے تھا جبکہ ایک Mali ایک Portugal اور ایک France کے رہنے والے تھے۔ پھر تین افراد پر مشتمل ایک اور گروپ کو ملاقات کی سعادت ملی جن کا تعلق الجزائر سے تھا۔

ان کے بعد پانچ افراد پر مشتمل ایک الجزائری خاندان نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پاکستان کے علاوہ دیگر قومیتوں کے اکثر لوگ نو مبائع تھے۔ ان میں سے بعض تو بغیر کسی کی تبلیغی کوشش کے صرف ایم ٹی اے کے ذریعہ نور احمدیت سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک زبان حال سے اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام ''ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء'' کی روشنی میں آپ کی صداقت کے ایک زندہ گواہ کے طور پر پیش کرتا دکھائی دیتا تھا۔ دوران ملاقات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ان نو مبائعین مردوں اور خواتین کو ''الیس اللہ بکاف عبدہٗ'' کی انگوٹھیاں مرحمت فرمائیں اور بچوں کو چاکلیٹ دیئے۔ حضور نے الجزائر کے ایک دوست کو رومال دیتے ہوئے فرمایا کہ تم چونکہ رو رہے ہو۔ اس لیے تمہیں رومال دیا ہے۔ پھر حضور نے انہیں ایک Pen بھی عطا فرمایا۔

احمدیت میں شامل ہونے والے یہ سبھی فدائی اپنے آقا کے دیدار سے بہت خوش اور مسرور نظر آتے تھے ملاقات کے دوران ان میں سے بعض کی آنکھوں سے خوشی اور انبساط کے آنسو مسلسل جاری رہے۔ ایک فیملی ملاقات کے لئے آئی تو حضور نے حال پوچھتے ہوئے فرمایا کہ اچھا اور کیا حال ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضور ہم سب کچھ بھول گئے ہیں۔ اس پر حضور مسکرائے اور پھر حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تو صرف آپ کو دیکھنا ہے اور اس کے ساتھ ہی انکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ وہ صحیح طور پر بات بھی نہیں کر پا رہے تھے۔ حضور کا ہاتھ لائٹ کی طرف جانے لگا کہ فوٹو گرافر کو بلائیں اور تصویر ہو جائے تو انہوں نے کہا کہ حضور ابھی نہیں۔ ہم نے حضور کو اور دیکھنا ہے۔ دوسری دفعہ جب پھر حضور کا ہاتھ لائٹ کی طرف بڑھا تو اس فیملی نے عرض کی کہ حضور ابھی نہیں۔ حضور ہم نے آپ کو ابھی اور دیکھنا ہے۔ بعد ازاں حضور انور کی دعاؤں اور تصویر کے ساتھ ان کی یہ ملاقات اختتام پذیر ہوئی۔ ان ملاقاتوں کے دوران حضور انور کی پر معارف نصائح جو حکمت اور نور سے بھری ہوئی تھیں، ان کا اثر نمایاں طور پر ان احباب کے خوشی سے تمتماتے چہروں سے اور ان نصائح کو ہمیشہ حرزِ جان بنائے رکھنے کے لیے انشاء اللہ اور آمین کے پر عزم کلمات کے ساتھ بلند ہوتی آوازوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔

الجزائر کی ایک فیملی نے حضور سے شرف ملاقات کے دوران بیان کیا کہ انہوں MTA کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ اور اپنے 14 سالہ بچے کے ذریعہ کی تھی۔ پھر انہوں نے اپنے بچے کی خواب سنائی ۔انہوں نے بیان کیا کہ ان کے بیٹے کو cancer تھا۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتر رہے ہیں۔ دوسرے دن اس نے یہ خواب اپنے والد صاحب کو سنایا لیکن انہوں نے اسکو زیادہ اہمیت نہ دی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد وہ Dish Antenna پر TV دیکھ رہے تھے کی اچانک MTA نظر آیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھتے ہی بچے نے کہا یہی تو وہ چہرہ ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس کے والد نے بتایا کہ اس کے بعد ہم نے طاہر ھانی صاحب اور مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرام دیکھے اور پھر بیعت کرلی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس واقعہ کے بعد اللہ کے فضل سے ہمارے بچے کو Cancer سے بھی شفاء ہوگئی ہے۔ الحمدللہ۔

اسی طرح مراکش کے ایک دوست نے بھی ملاقات کے دوران حضور انور کی خدمت میں اپنی یہ خواب سنائی کہ میں نے دیکھا کہ میں مراکش کے ایک شہر میں ہوں جہاں بہت سے لوگ ہیں اور مسجد کی طرف جا رہے ہیں۔ میں بہت پریشان تھا کہ میں کس مسجد کی طرف جاؤں، تب کسی نے کہا کہ دائیں ہاتھ والی مسجد میں جاؤ۔ اس وقت تمام مساجد میں خطبہ ہو رہا تھا۔ لیکن اس مسجد میں جو امام خطبہ دے رہے تھے ان کی داڑھی سفید تھی اور سر پر پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ جب ان کا خطبہ شروع ہوا تو دوسرے مولویوں کا خطبہ بند ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس خواب کا ان کے دل ودماغ پر بڑا گہرا اثر تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ امام آپ تھے جنہیں بعد میں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے میں نے پہچانا۔ اس دوست نے مزید بیان کیا کہ کچھ دنوں کے بعد میں نے پھر خواب دیکھا کہ میں مسجد سے باہر آیا ہوں۔ لوگ قطاروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح آخر پر ایک شخص بیٹھے ہیں (اور وہ خلیفۃ المسیح ہیں) اس موقعہ پر حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے ہمارا جلسہ دیکھا ہے اور اس میں بیعت کا منظر دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ دیکھا تو نہیں مگر مربی صاحب نے بتایا کہ ہماری بیعت اس طرح ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے اچانک MTA دیکھا تو جماعت کے بارے میں پتہ چلا۔ میں نے جب لوگوں کو بتایا تو انہوں نے مجھے احمق سمجھا۔ بعد میں ''الحوار المباشر'' کے ذریعہ ساری باتیں مجھ پر واضح ہوتی چلی گئیں اور آخر میں نے بیعت کرلی۔

ایک اور دوست نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ حضور مراکش میں میرے گھر آئے ہیں اور حضور کے ہاتھوں میں پانی کے دو ڈول ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آب زم زم ہے۔ پھر میں آپ میرے گھر کے ایک کمرہ میں تشریف لے گئے اور ڈول ادھر رکھ دیئے۔ اور مجھے فرمایا کہ اب تم اندر چلے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں اندر گیا تو وہ دونوں ڈول پانی کا چشمہ بن چکے تھے۔

مراکش کے ایک اور دوست نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ دو جڑواں بھائی ہیں جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے جس پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ تو انہوں نے کہا ہمارا نام احمدیہ ہے۔ تم پیسے دو اور اس میں شامل ہو جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ بعد میں جب میں نے جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں تو مجھے علم ہوا کہ اللہ کے فضل سے جماعت میں مالی قربانی کا بڑا فعال نظام موجود ہے۔ اس کے بعد سے یہ دوست بھی احمدی ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ

الجزائر کے ایک دوست جنہوں نے آج بیعت کی تھی وہ فرانس میں وکالت کرتے ہیں۔ انہوں نے ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی اور کہا کہ حضور الجزائر، مراکش اور تیونس

میں ایک کثیر تعداد ''بربر'' زبان بولنے والوں کی موجود ہے۔ان تک بھی جماعت کا پیغام ضرور پہنچنا چاہیے۔تو حضور انور نے انہیں بتایا کہ انشاء اللہ جلد ہی اس زبان میں بھی ہمارے پروگرام شروع ہونے والے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ اب رشین زبان میں ہمارا خطبہ آتا ہے اور مجھے بہت سے رشین لوگوں کے خطوط آرہے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں اب پتہ چلا ہے کہ اصل اسلام کیا ہے۔حضور نے فرمایا انشاء اللہ جلد ہی ''بربر'' زبان میں بھی خطبہ آیا کرے گا۔فکر نہ کریں۔

الجزائر کے ایک دوست نے اپنی ملاقات کے دوران حضور انور سے تقویٰ کے متعلق سوال کیا کہ تقویٰ کیا ہے اور کس طرح پتہ چلے کہ کوئی متقی ہے؟ اس پر حضور انور نے انہیں نہایت دلنشین اور پیارے انداز میں تقویٰ کا مضمون سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ کا مطلب ہے بچانا اور بچنا۔اللہ تعالیٰ کے ڈر سے ہر اس چیز سے خود کو بچانا جس کو اللہ تعالیٰ اچھا نہ سمجھے۔اور خود کو ہر وقت ہر بری چیز سے بچائے رکھنا۔فرمایا تقویٰ سے مراد خدا تعالیٰ سے حقیقت میں سچا پیار اور محبت ہے۔کیونکہ کسی کے ڈر سے کوئی بری بات نہ کرنا تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ جس سے میں پیار اور محبت کرتا ہوں وہ چونکہ اس چیز کو پسند نہیں کرتا اس لئے میں بھی اس کو برا سمجھتا ہوں اور وہ کام نہیں کرتا جس کو وہ برا سمجھتا ہے تو یہ درست نہیں۔اصل میں حقیقی محبت اور پیار ہی اللہ کا تقویٰ ہے۔پھر فرمایا کہ کسی کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ کسی کو متقی ہونے کا سرٹیفکیٹ دے۔تقویٰ کی کوئی حد نہیں۔یہ پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور موت کے وقت تک ساتھ کے ساتھ ترقی کرتا ہے۔پھر حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی دو احادیث بیان فرمائیں۔ایک دفعہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے۔وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے اس کی تعریف کی۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔پھر ایک اور جنازہ گزرا۔لوگوں نے اس کی برائی کی تو حضور انور ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی؟ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے عرض کیا حضور ﷺ کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا۔جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔ایک مرتبہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنے ساتھی کی بہت تعریف کی (جو موجود تھا)۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا قَطَعْتَ عُنُقَهُ کہ تم نے اس کی گردن کاٹ دی یا اسے قتل کر دیا۔

پھر ایک دوست نے یہ سوال کیا کہ حضور میرے والدین بوڑھے ہیں۔میں انہیں کیسے احمدیت کا پیغام دوں؟ حضور انور نے فرمایا کہ والدین کے تمام حقوق ادا کریں مگر جب ان کی طرف سے شرک کی طرف بلایا جائے تب ان کی بات نہیں ماننی۔حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن اپنے لیے جو اچھی چیز پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔فرمایا اگر احمدیت کا پیغام آپ نے انہیں نہ پہنچایا تو قیامت والے دن وہ کہہ سکتے ہیں کہ میری اولاد کو علم تھا اور اس نے مجھے نہیں بتایا۔اس لیے آپ ان کو ضرور بتائیں۔ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل نرم کر دے۔دلوں کا حال تو آپ نہیں جانتے۔جو پھل اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس کو دوسروں میں بھی تقسیم کریں۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ 7 بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔

**سٹڈی روم ، لائبریری کا معائنہ:** اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ فرانس کے نئے Study Room کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے جہاں نیشنل سیکرٹری اشاعت اور انکے اسسٹنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مختلف کتب کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔خلفاء احمدیت کی تصاویر کو دیکھ کر فرمایا کہ انہیں ایک ہی سائز اور ترتیب سے لگانا چاہیے۔Study Room کی Visitor Book میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل دعائیہ الفاظ لکھنے کے بعد اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

''بسم اللہ الرحمان الرحیم۔اللہ تعالیٰ اس لائبریری رسٹڈی ہال کو افراد جماعت کے لئے روحانی مائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔آمین''۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں تیار کیے جانے والے کھانوں کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہدایات دیں۔نیز کارکنان کو مصافحہ کرنے اور تصاویر بنوانے کا شرف بھی بخشا۔لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور پھر رات ساڑھے آٹھ بجے نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔

## 29 مارچ 2010ء
## فرانس سے سپین کے لئے روانگی

29 مارچ 2010ء بروز مارچ فرانس سے پیدروآباد سپین کے سفر کا دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح 10 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور الوداع کہنے کے لئے جمع ہونے والے احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر خواتین کی طرف تشریف لے گئے جو حضور کی رہائش گاہ کے پچھلے صحن میں کھڑی تھیں۔دس بج کر پندرہ منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ سپین کی طرف روانہ ہوئے۔تقریباً دو گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد قافلہ چند منٹ کے لئے ایک کیفے ٹیریا پر رکا اور پھر آگے روانہ ہوگیا۔دوپہر کے کھانے کا انتظام قدرے بلندی پر واقع ایک پرانے قلعہ Chateau de la motte کی عمارت میں کیا گیا تھا۔یہاں پہنچنے پر محل کے مالک Mr.Bardin نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔دو بجے یہاں پہنچنے کے معاً بعد پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔بعد ازاں محل کے مالک نے حضور کی خدمت میں محل کا پرچم تحفۃً پیش کیا۔مسلمان سپین کے راستہ جب فرانس کے اندر داخل ہوئے تھے تو اس علاقے تک پہنچ کر واپس چلے گئے تھے۔یہاں سے 15,10 منٹ کے فاصلہ پر وہ جگہ بھی ہے جہاں آخری جنگ ہوئی اور میر عبد الرحمان شہید ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان علاقوں میں خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں پھل بھی عطا ہوئے ہیں اور آج وہ بھی اپنے آقا کے دیدار کے لئے وہاں موجود تھے۔انہیں میں سے مراکش کے نئے احمدی دوست نے آج نماز ظہر وعصر سے قبل اذان بھی دی۔قبل ازیں حضور انور نے یہاں پہنچنے پر موجود احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ان سے حال احوال دریافت فرمایا۔اس قلعہ کے گیٹ پر لاطینی زبان میں یہ کلمات درج ہیں۔

Castellum Honesto
Nunquam Clauditur

یعنی کاسل (محل) جو کبھی دیانتدار لوگوں کے لئے بند نہیں ہوتا۔

یہاں کچھ دیر ستانے کے بعد 3 بج کر 45 منٹ پر قافلہ اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا اور 258 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد چھ بجے کے قریب Jardinier Resturant پر پہنچا۔اس جگہ چائے کا انتظام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرانس کی ضیافت کی ٹیم کے Caravan میں تشریف لے گئے اور اس میں لگی ہوئی مختلف سہولیات کے بارہ میں محترم امیر صاحب سے استفسار کیا۔یہاں پر 40 منٹ تک رکنے کے بعد قافلے نے رختِ سفر باندھا۔اب اگلی منزل فرانس اور سپین بارڈر سے 19 کلومیٹر پہلے وہ جگہ تھی جو دونوں ملکوں کے امراء جماعت کے مابین Meeting Point کے طور پر پہلے سے طے تھی۔شام 8 بج کر 50 منٹ پر جب قافلہ مقررہ جگہ Aire du Bidart پہنچا تو حسب پروگرام محترم امیر صاحب فرانس کی جگہ اب محترم امیر صاحب سپین کی گاڑی نے Lead کرنا شروع کیا۔شام 9 بج کر 5 منٹ پر سپین کا بارڈر آ گیا۔سپین جو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کا امین مگر اسلامی سپین کی حکومت کے دردناک زوال کی بے شمار کہانیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اب وہ مسیح محمدی کے ان پروانوں کے لئے اپنے اسی تار تار دامن کو ایک بار پھر کشادہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جو یہاں حکومت یا زمین کو نہیں بلکہ دلوں کو جیتنے کے لئے آ پہنچے ہیں اور امن کے شہزادے کی قیادت میں وہ آج ہر قریہ قریہ بستی بستی یہ نعرہ بلند کرتے پھر رہے ہیں کہ Love for all
Hatered for none

# سپین میں اسلام کی آمد

تاریخ میں عام طور پر یہ لکھا ہوا ملتا ہے کہ مسلمان سپین یعنی اندلس میں 91 ھجری بمطابق 709ء عیسوی کاؤنٹ جولیس کی درخواست پر آئے جس کی بیٹی کے ساتھ راڈرک بادشاہ نے زیادتی کی تھی اور پھر 711ء میں طارق بن زیاد کے ہاتھوں راڈرک کی شکست کے بعد یکے بعد دیگرے قرطبہ، طُلیطلہ اور اشبیلیہ مسلمانوں کے قبضہ میں آتے چلے گئے۔لیکن ایک اور حقیقت جس کا بعض مورخین نے ذکر کیا ہے اسے عموما فراموش کر دیا جاتا ہے۔اور وہ یہ ہے کہ مسلمان یہاں پر اسلام کے آغاز میں ہی حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد پہنچ گئے تھے اور ان کی یہ ہجرت کسی دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس زمانہ میں ابھرنے والے بعض فتنوں سے بچنے کی خاطر تھی۔بہر حال جب مسلمان اس ملک میں آئے تو انہوں نے یہاں آکر ایک تو اس ملک کے قوانین کا احترام برقرار رکھا۔دوسرے یہاں کی رعایا کا ہر طرح سے خیال رکھا اور عدل و انصاف کو قائم کیا۔مسلمانوں نے یہاں کی زمینوں کو آباد کر کے زراعت کے قابل بنایا اور اُجاڑ بستیوں کو آباد کیا۔بڑی پرشکوہ اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کیں اور دوسری اقوام سے تجارتی تعلقات استوار کیے۔مہانوں کے لیے سرائیں اور مریضوں کے لیے بڑے بڑے شفاخانے بنائے جہاں امیر غریب کے فرق کے بغیر سب کو بہترین علاج اور دوسری سہولیات مہیا کیا جاتیں۔تعلیم وتدریس کو عام کیا۔یونانی اور لاطینی کتب کے تراجم ہونے لگے اور ایسی یونیورسٹیاں بنائی گئیں جو مدت تک پورے یورپ کے لیے علم کا مرکز بنی رہیں۔مسلمانوں کے ان کارناموں کی وجہ سے عوام کے دلوں میں ان کی محبت مسلسل بڑھتی رہی اور سات سو سال تک انہوں نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہاں پر حکومت کی حتی کہ قرون وسطی کے ایک جرمن مورخ نے اپنے مخطوطہ میں قرطبہ کو دنیا کا نگینہ قرار دیا اور لکھا کہ قرطبہ کی صاف اور پکی سڑکیں اس زمانہ میں بھی لندن اور پیرس کی ریتلی اور گرد آلود کچی سڑکوں سے بالکل مختلف تھیں۔

سپین کی یہ اسلامی حکومت اگرچہ اس وقت کے مسلمان حکمرانوں کی بدعملیوں اور غلط کار علماء کی سازشوں کے نتیجہ میں قائم نہ رہ سکی لیکن خلفائے احمدیت نے سپین میں اسلام کے از سرنو احیاء کے لیے ہمیشہ جو مخلصانہ کوششیں اور دردمندانہ دعائیں کی ہیں وہ ایک دن ضرور رنگ لائیں گی۔جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار سپین کے ایک بہادر جرنیل کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے اسے مخاطب کر کے فرمایا۔

''اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔محمد ﷺ کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

**وصایا ::** منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر:19882** مَیں محمد جلال الدین پاشا ولد مکرم محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ سلسلہ عمر30 سال پیدائشی احمد ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: چار ا یکڑ زراعتی زمین جس میں چھ بہنوں کا حصہ شامل ہے۔ قیمت فی ایکڑ ستّر ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  العبد: محمد جلال الدین پاشا  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19883** مَیں رضوانہ بیگم زوجہ مکرم جلال الدین پاشا صاحب قوم احمدی مسلمان عمر20 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ:: طلائی زیورات: ہار پندرہ گرام قیمت سولہ ہزار پانچ سو روپے۔ رنگ پانچ گرام قیمت پانچ ہزار پانچ سو روپے۔ انگوٹھی تین گرام قیمت تین ہزار تین سو روپے۔ ہار آٹھ گرام قیمت آٹھ ہزار آٹھ سو روپے۔ زیورات نقرئی:: چین ایک سو بیس گرام قیمت اٹھارہ سو روپے۔ چین چالیس گرام قیمت چھ سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  الامۃ: رضوانہ بیگم  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19884** مَیں امۃ الکریم نور بنت مکرم فہیم احمد نور صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ:: طلائی زیورات: ہار، کنگن، کان کی بالی کل وزن دس تولہ موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  الامۃ: امۃ الکریم نُور  گواہ: چاند پاشا

**وصیت نمبر:19885** مَیں حسین باشا ولد مکرم عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر20 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3417 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  العبد: حسین باشا  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19886** مَیں معین الدین ولد مکرم امیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 21 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3417 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  العبد: معین الدین  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19887** مَیں چاند پاشا ولد مکرم یوسف میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور سلسلہ احمدیہ عمر32 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3274 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فضل حق خان  العبد: چاند پاشا  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19888** مَیں فہیم احمد نُور ولد مکرم محمد عبد الکریم نُور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر52 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27.1.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مولوی فضل حق خان  العبد: محمد عبدالکریم نُور  گواہ : محمد اقبال

**وصیت نمبر:19889** مَیں عذرا پروین زوجہ مکرم مظفر احمد ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان ، پیشہ ملازمت عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.5.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ:: حق مہر پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 26.550 گرام۔ بالیاں دو جوڑی وزن 7.740 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد وزن 5.100 گرام۔ قیمت تقریباً سینتیس ہزار روپے۔ زیورات نقرئی: تین سیٹ وزن 91.450 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 3.000 گرام۔ انگوٹھیاں دو عدد 4.840 گرام۔ پازیب دو عدد 94.650 گرام۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.5.08 نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد ناصر  الامۃ: عذرا پروین  گواہ : شیخ محمود احمد

**وصیت نمبر:19890** مَیں مبشر احمد ناصر ولد مکرم مظفر احمد ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر16 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.5.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.5.08 نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد ناصر  العبد: مبشر احمد ناصر  گواہ : محمد انور احمد

**وصیت نمبر:19891** مَیں نویدہ اسلام بنت مکرم ابراہیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.5.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.5.08 نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد ناصر  الامۃ: نویدہ اسلام  گواہ : محمد انور احمد

**وصیت نمبر:19892** مَیں امۃ الحیٔ شبانہ زوجہ مکرم محمد احمد ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان ، پیشہ ملازمت عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور ضلع پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.12.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند اکیس ہزار روپے بذمہ خاوند ۔ زیورات طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 17.600 گرام ۔ انگوٹھیاں دو عدد وزن 4.700 گرام ۔ لاکٹ دو عدد وزن 5.500 گرام ۔ چین ایک عدد وزن 5.300 گرام۔ چوڑیاں دو عدد وزن 11.000 گرام۔ قیمت تقریباً اکتالیس ہزار آٹھ سو روپے۔ ایک طلائی انگوٹھی وزن دو گرام قیمت انیس سو روپے۔ زیورات نقرئی:: ایک جوڑی پائل وزن 19.960 گرام۔ ایک عدد کڑا 24.550 گرام۔ دو جوڑی بالیاں وزن 12.170 گرام۔ قیمت تقریباً پندرہ سو روپے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.12.07 نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ناصر احمد  الامۃ: امۃ الحیٔ شبانہ  گواہ : محمد انور احمد


M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

## بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر : 2

یَنْسِخُ شَرْعَهٗ“ (تکملہ مجمع البحار صفحہ 85)

کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اس بناء پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے اور یہ قول حدیث ” لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ کے خلاف بھی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُراد اس قول سے یہ ہے کہ آپ ؐ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ ؐ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

حضرت امام محمد طاہرؒ کے نزدیک دو وجوہات تھیں جن کی بناء پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے منع فرمادیا کہ یہ نہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اوّل یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر کہاں جائیں گے؟ یعنی اگر لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہتے رہوگے تو عیسیٰؑ کو کیسے لے کر آؤ گے؟ اَب دیکھیں ایک متّقی عالم کا فیصلہ آج کل کے علماء سے کتنا مختلف ہے!! جب یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسکتے ہیں دُوسرا کوئی نہیں آسکتا تو یہ عربی کے غلط معنی کر کے کہا جاتا ہے۔ عربی زبان اس کی اجازت نہیں دیتی کیونکہ لَا نَبِیَّ اگر نفی جنس ہے تو پھر یہ معنیٰ بنے گا کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور جب لاَ نفی جنس ہو تو اہل عرب جانتے ہیں کہ لَا نَبِیَّ کا فرمان پھر پہلے کو بھی نہیں آنے دے گا۔ نہ اگلا آئے گا نہ پچھلا آئے گا۔ کسی نوع اَور کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ ”لَا یَکُوْنُ بَعْدِیْ نَبِیٌّ “نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے” لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ اور ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے۔ یعنی یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر ”کسی قسم“ کا معنی کرنا ہے تو پھر جیسا کہ حضرت علاّمہ محمد طاہرؒ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی گنجائش نہیں رہتی اس لئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایسا معنیٰ نہ کرنا جس میں نفی جنس مُراد ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس بات سے روک دیا اور دوسرے اس لئے بھی روکا گیا لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسِخُ شَرْعَهٗ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مطلق نبوّت کو بند نہیں فرمارہے تھے بلکہ یہ فرمارہے تھے کہ ایسا نبی نہیں آسکتا جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ (عرفانِ ختم نبوّت صفحہ 76-75)

### امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ::

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّٰی 976 ہجری) حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یُّشَرِّعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَةً خَاصَّةً“ (الیواقیت والجواہر، جلد 2، صفحہ 35)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ سے مُراد یہ ہے کہ آپ ؐ کے بعد شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔

### حضرت مُلّا علی قاریؒ کی تشریح ::

برّصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز محدّث شارح مشکوٰۃ شریف حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

” وَرَدَ ’لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ‘ مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا یَحْدُثُ نَبِیٌّ بِشَرْعٍ یَنْسِخُ شَرْعَهٗ“

(الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ، صفحہ 226)

یعنی حدیث میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے جو الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

اور حقیقت یہ ہے کہ ان سب بزرگوں نے اپنی طرف سے بیان نہیں کیا بلکہ ان کے پیش نظر ایک تو صحیح مسلم کی مذکورہ حدیث تھی۔ دوسرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان تھا کہ :

قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ (درّ منثور جلد 5 صفحہ 204)

یعنی اے لوگو یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اُمت میں غیر شرعی نبی کی آمد کے متعلق بعض اور بزرگان کے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

### حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی ::

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی جو 1703ء میں مظفر نگر میں پیدا ہوئے، آپ اپنی مشہور تصنیف ”تفہیمات الٰہیہ“ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر شرعی نبی کی آمد کا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں :

وَخُتِمَ بِهِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ بَعْدَهٗ مَنْ یَّامُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ

(تفهیمات الٰهیّه، جز ۲، صفحه ۸۵)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم سے مُراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا ربانی مصلح نہیں آسکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مبعوث کرے۔

### نواب صدیق حسن خان صاحب ::

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب ”اقتراب السّاعۃ“ میں لکھتے ہیں :-

” حدیث لَا وَحیَ بَعْدَ مَوْتِی بے اصل ہے۔ ہاں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے اس کے معنٰی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاوے گا۔“ (اقتراب الساعۃ، صفحہ ۱۱۲)

### حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحئ لکھنوی ::

حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں :-

” بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔“ (دافع الوساوس، صفحہ ۱۶)

پس واضح ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا۔ البتہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اور یہ بات مولانا وحید الدین خان صاحب جیسے عالم کو جو وفات مسیح کے قائل ہیں اور اس امت میں سے ایک مسیح موعود کی آمد پر یقین رکھتے ہیں سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

## بقیہ تقریر جلسہ سالانہ، از صفحہ نمبر ۸

” حق یہی ہے اور یہی رہے گا کہ یہ دنیا مع اپنی بے شمار مختلف الصورت عجیب و غریب چیزوں کے اور مع اپنے اس نہایت درجہ حکیمانہ قانون کے جو اس کی ہر چیز میں کام کرتا ہوا نظر آتا ہے اور مع اس حیرت انگیز نظام کے جس نے اس کی بے شمار مختلف الخواص چیزوں کو ایک واحد لڑی میں پرو رکھا ہے اور جس کی وجہ سے دنیا کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کی ضروریات مہیا کرنے کیلئے ہزاروں یا لاکھوں یا کروڑوں میل کے فاصلے پر بے شمار قدرتی کارخانے دن رات کام میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں اس بات کا ایک زبردست ثبوت ہے کہ اس دنیا کے اوپر ایک حکیم و علیم و قدیر و متصرف ہستی کام کر رہی ہے جس کے قبضہ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔“

(ہمارا خدا صفحہ ۸۶، ۸۷)

اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو شناخت کرے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں میں اس کی عظمت اور محبت قائم فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆


**2 Bed Rooms Flat**

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

**at Qadian Near Jalsa Gah**

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

**BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN**

**M/S ALLADIN BUILDERS**

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

**Contact : Khalid Ahmad Alladin**

**#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA**

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں

نیز قارئین کرام badrqadian@rediffmail.com پر بھی feedback ارسال کر سکتے ہیں (ایڈیٹر)

” اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں“

# قادیان میں نومبائعین کا دسواں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

## منعقدہ 6 جون تا 20 جون 2010ء

## (صوبہ راجستھان، پنجاب، یوپی، ہماچل، ہریانہ اور ایم پی)

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور دعاؤں کی طفیل امسال قادیان دارالامان میں نومبائعین کا پندرہ روزہ تربیتی کیمپ 6 جون تا 20 جون 2010ء منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خصوصی ارشاد کی روشنی میں 2001ء میں قادیان کے قریب کے صوبہ جات کا نومبائعین کا پہلا تربیتی کیمپ قادیان میں لگا تھا۔ جس میں 60 طلباء و طالبات شامل ہوئے تھے۔ اور گزشتہ سال اس کیمپ کی تعداد بڑھتے بڑھتے 660 تک پہنچ چکی تھی۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر امسال اس کیمپ کے طلباء کی تعداد کو کچھ کم کیا گیا تا کہ بہتر رنگ میں اُن کی دیکھ ریکھ اور تربیت ہو سکے۔ اس لحاظ سے 300 طلباء کا ٹارگیٹ قادیان کے قریب کے صوبہ جات کو تقسیم کر دیا گیا۔ چنانچہ امسال صوبہ پنجاب، ہماچل، ہریانہ، یوپی، راجستھان، اور ایم پی سے 267 طلباء اور 61 طالبات کل 328 طلباء شامل ہوئے۔ طلباء کی رہائش اور کلاسز کا انتظام جامعۃ المبشرین میں اور طالبات کی رہائش اور کلاسز کا انتظام نصرت گرلز ہائی اسکول میں کیا گیا۔ طلباء کی نگرانی اور تعلیم و تربیت خدام و انصار بزرگان کرتے رہے جبکہ طالبات کی تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ قادیان کے سپرد تھی۔

کیمپ سے ایک ہفتہ قبل ہی نظارت اصلاح و ارشاد شعبہ تربیت نومبائعین کی طرف سے ڈیوٹی شیٹ تیار کی گئی۔ جس میں مختلف شعبہ جات مثلاً تیاری طعام، تقسیم طعام، خدمت خلق، صفائی و آب رسانی، پانی و بجلی، فراہمی بستر و برتن، نگرانی طالبات، تیاری کلاسز و پنڈال وغیرہ کے تحت خدام، اطفال اور انصار بزرگوں کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ جب کہ تعلیم و تربیت کی غرض سے با قاعدہ نصاب و تعلیمی پروگرام شائع کیا گیا اور اس نصاب کو پڑھانے کے لئے مختلف علماء کرام اور بزرگان کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں تھیں۔ سبھی افراد نے اپنی ڈیوٹیاں کما حقہ ادا کیں۔ 5 جون کو ہی شام تک تمام طلباء قادیان پہنچ چکے تھے۔ 6 جون سے با قاعدہ تربیتی کلاسوں کا اجراء ہوا۔ اور اس کیمپ کا رسمی افتتاح 8 جون کو محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی صدارت میں ہوا جس میں ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اور محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے طلباء کو نصائح کیں۔

صبح نماز فجر کے بعد تمام طلباء تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد اسیمبلی و دعا اور ساڑھے آٹھ تا نو تمام طلباء کو مشترکہ طور پر خلفاء کرام کے دورہ جات کی اہم جھلکیاں بذریعہ ویڈیو کیسٹ دیکھائی جاتی رہیں۔ اور نو تا ڈیڑھ بجے اساتذہ کرام بچوں کے اے اور بی گروپ کی علیحدہ علیحدہ کلاسز لیتے رہے۔ جس میں نماز سادہ و باترجمہ، تاریخ اسلام اور احمدیت، سیرت آنحضرت ﷺ، اور حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف وغیرہ سے طلباء کو روشناس کرایا گیا۔ بعد نماز ظہر کھانے سے فراغت کے بعد بچوں کے علمی مقابلہ جات کروائے جاتے رہے۔ بعد نماز عصر احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ بعد نماز مغرب تا عشاء ہر روز مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا جاتا رہا۔ جس میں ہر روز علماء کرام مختلف موضوعات پر بچوں کو نصائح کرتے رہے۔ کیمپ کے اختتام پر مورخہ 19 جون کو صبح نو تا بارہ مسجد دارالانوار میں طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا۔ امتحان میں بھی کلاسز کی نسبت سے دو گروپ بنائے گئے تھے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء میں اختتامی تقریب میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ جبکہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مورخہ 20 جون کو ہی بعد نماز عصر محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ایک مختصر تقریب میں انعامات تقسیم فرمادئے۔ اور اس موقعہ پر موصوف نے بچوں کو نصائح بھی کیں۔ دوران کیمپ دو مرتبہ طلباء کا وقار عمل مکرم مہتمم صاحب مقامی قادیان کے ذریعہ کرایا گیا۔ جس میں تمام طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: جملہ طلباء و طالبات نے اس دوران بڑی سنجیدگی اور ذوق و شوق سے خطبہ سنا۔ خطبہ سنانے کا انتظام مسجد مبارک میں کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سبھی طلباء و طالبات کو حضور پُرنور کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کیمپ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا روح پرور پیغام بھی بھجوایا۔ یہ پیغام موصول ہوتے ہی بچوں کو ہر روز پیغام کو سنانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور ہندی زبان میں اس پیغام کا ترجمہ کر کے تمام طلباء و طالبات کو پہنچا دیا گیا۔ پیغام میں جس دعا کو بار بار پڑھنے کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی اُس دعا کو بھی علیحدہ سے ہندی اور پنجابی میں مع ترجمہ شائع کر کے بچوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور مذکورہ دعا کو کلاس میں تمام طلباء کو یاد کرایا گیا تا کہ حضور انور کے ارشاد پر فوری عمل ہو سکے۔ اس کیمپ کا اصل مقصد نئے احمدی احباب و مستورات کو اسلام اور احمدیت کی اصل تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ نو سالوں میں اس کیمپ کے ذریعہ سینکڑوں نوجوان، بچے اور بچیاں اور اسی طرح بعض بزرگ مرد اور عورتیں بھرپور استفادہ کر چکے ہیں اور ان میں خاص بیداری اور نظام جماعت کے ساتھ ایک مستحکم تعلق پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا کرے۔ آمین۔

اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں قادیان کے 185 افراد جن میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ و ناصرات شامل ہیں نے دن رات ڈیوٹیاں دیں ان سب کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

**رپورٹ مرتبہ:** احمد صادق راتھر مربی سلسلہ (منتظم تعلیمی و تربیتی امور، تربیتی کیمپ نومبائعین)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 12

میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلائیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب پہلی دفعہ سپین تشریف لائے تو غرناطہ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا۔ چنانچہ حضورؒ نے فرمایا۔

"میں بہت پریشان تھا۔ سات سو سال تک وہاں مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ اس وقت کے بعض غلط کار علماء کی سازشوں کے نتیجہ میں وہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی...... غرناطہ جاتے وقت میرے دل میں آیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ یہاں کے در و دیوار سے درود کی آوازیں اٹھتی تھی۔ آج یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں۔ طبیعت میں بڑا تکدر پیدا ہوا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ جس حد تک کثرت سے درود پڑھ سکوں گا پڑھوں گا تا کہ کچھ تو کفارہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے بتائے بغیر میری زبان کے الفاظ بدل دیئے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اچانک جب میں نے اپنے الفاظ پر غور کیا تو میں اس وقت درود نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ اس کی جگہ لا الہ الا انت اور لا الہ الا ھو پڑھ رہا تھا یعنی توحید کے کلمات میری زبان سے نکل رہے تھے۔ تب میں نے سوچا کہ اصل تو توحید ہی ہے...... ہم غرناطہ میں دو راتیں رہے۔ دوسری رات تو میری یہ حالت تھی کہ دس منٹ تک میری آنکھ لگ جاتی پھر کھل جاتی اور میں دعا میں مشغول ہو جاتا۔ ساری رات میں سو نہیں سکا۔ ساری رات اسی سوچ میں گزر گئی کہ ہمارے پاس مال نہیں...... وسائل نہیں ہیں۔ ہم انہیں کس طرح مسلمان کریں گے...... صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا تو یکدم میرے پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی اور قرآن کریم کی یہ آیت میری زبان پر جاری ہوگئی۔

مَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (سورۃ الطلاق 4)

...........(کہ) تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مادی ذرائع اگر نہیں ہیں تو تم فکر نہ کرو۔ اللہ کافی ہے.............. چنانچہ میرے دل میں بڑی تسلی پیدا ہوگئی۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1985ء میں جب دوسری دفعہ سپین تشریف لائے تو حضورؒ نے 8 اکتوبر کو مسلمانوں کا ایک قدیمی قبرستان دیکھا اور اس شہر خموشاں کے پاکباز مکینوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اور ساری جماعت احمدیہ اس عہد کو ہمیشہ دہراتی رہے گی کہ جب تک اسلام سپین میں اس سے بڑھ کر شان کے ساتھ دوبارہ زندہ نہ ہو جس طرح پہلی بار اسلام سپین میں زندہ ہوا تھا۔ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔"

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ارض اندلس پر از سر نو اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لیے یکم فروری 1936ء کو محترم ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو قادیان سے سپین روانہ فرما کر جس مشن کا آغاز فرمایا تھا وہ خلفائے احمدیت کی بابرکت دعاؤں اور تاریخ ساز منصوبوں کے ذریعہ محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب جیسے وفا شعار اور فدائی واقفینِ زندگی کی بے لوث قربانیوں کے جلو میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے اور اللہ کے فضل سے ہر آنے والے دن اس میں تقویت اور وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

جماعت احمدیہ سپین نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سپین اور فرانس کے بارڈر پر استقبال کے لیے ایک وفد تشکیل دیا۔ اس وفد میں محترم امیر صاحب کے علاوہ مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نائب امیر و مشنری انچارج، مکرم طاہر احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری مال، مکرم ناصر احمد مبارک صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم عبد الرزاق صاحب سیکرٹری جائیداد، مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ، اور مکرم حیان احمد صاحب شامل تھے۔

سپین اور فرانس کے بارڈر سے پانچ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہوٹل اَطَّلَیَہ میں رات قیام کا پروگرام تھا جو کہ غالباً عربی سے بگڑا ہوا لفظ ہے۔ لگتا ہے کہ یہ لفظ اَطَّلَع سے ہے جو کہ بلندی سے جھانکنے کے معنوں میں آتا ہے اور یہی اَطَّلَیَہ کے سپینش میں معنی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ ہوٹل بھی قدرے بلندی پر واقع ہے۔ بہر حال یہاں پہنچنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس اور سپین کی جماعتوں کے احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا جو اپنے امراء کی نگرانی میں دورانِ سفر مختلف خدمتوں پر مامور تھے۔ ہوٹل پہنچنے پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب سپین سے دریافت فرمایا کہ انھوں نے فرانس والوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے؟ ان کے اثبات پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب فرانس کو فرمایا کہ کھانا کھا کر اور نمازیں پڑھ کر جائیں۔ 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں کے لیے ہوٹل کے ہال میں تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور نے فرانس سے آنے والے احباب کو رخصت کی اجازت عطا فرماتے ہوئے مصافحہ کا شرف بخشا اور دو افریقن نژاد خدام سے ان کی تعلیم کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضورِ انور کے استفسار پر محترم امیر صاحب فرانس نے بتایا کہ تقریباً تیس کلومیٹر واپس فرانس کے اندر جا کر وہاں رات گذاریں گے اور اگلے دن صبح مشن ہاؤس روانہ ہو جائیں گے۔

(باقی آئندہ)

**وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔**

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 15 july 2010 Issue No. 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

# شہداء لاہور کا ایمان افروز تذکرہ

## تمام شہداء بہت سی خوبیوں کے مالک تھے خلافت کے دست و بازو اور سلطان نصیر تھے۔

## اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اوران کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔

## یہ شہداء ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا گئے ہیں کہ ہم نے بھی اپنے عہد بیعت کو کامل وفاداری کے ساتھ نبھانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ جولائی ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا شہداء کا ذکر چل رہا ہے اس سلسلہ میں آج سب سے پہلے مکرم احسان اللہ خان صاحب شہید ابن مکرم وسیم احمد خان صاحب کا ذکر ہوگا۔ آپ کے پردادا حضرت منشی دیانت خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ کانگڑہ کے رہنے والے تھے۔اور یوسف زئی خاندان سے تعلق تھا۔آپ کے پڑدادا کے دو بھائیوں نے بھی ۱۸۹۰ء میں بیعت کی تھی اور ۳۱۳ صحابہ میں شامل تھے۔آپ کی پیدائش ۱۹۸۴ء میں ہوئی شہادت کے وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں شہادت ہوئی۔ والدہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے۔ اور اس کا جنازہ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ شہادت کے بعد عین اسی جگہ جنازہ رکھا گیا جہاں انہوں نے دیکھا تھا۔ نہایت ایماندار نیک فطرت دوسروں سے ہمدردی کرنیوالے والدین کی خدمت نہایت توجہ سے کرتے تھے۔ روزانہ رات کو والدہ کے پاؤں دبا کر سوتے تھے۔شہید مرحوم کی چار ماہ کی ایک بیٹی ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆......منور احمد قیصر صاحب شہید، ابن مکرم میاں عبد الرحمٰن صاحب، آپ کے خاندان کا تعلق قادیان سے تھا۔ پیشے کے لحاظ سے فوٹو گرافر تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ دارالذکر میں جام شہادت نوش کیا۔ گیٹ پر ڈیوٹی دیتے تھے۔ اکثر کہتے تھے کہ اگر کوئی دشمن آئے گا تو میری لاش پر سے گذر کر جائے گا۔ احساس ذمہ داری بہت تھا۔ کبھی شکوہ نہیں کرتے تھے۔

☆...... مکرم حسن خورشید اعوان صاحب شہید ابن مکرم خورشید اعوان صاحب بمیال ضلع چکوال کے رہنے والے تھے۔ ان کے بعض رشتہ داروں نے ارتداد اختیار کرلیا تھا۔ یہ ثابت قدم رہے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۲۴ سال تھی۔ دارالذکر میں آپنے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے رشتہ داران کی لاش لے گئے اور انہوں نے ہی نماز جنازہ پڑھی۔ جماعت میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ شہید مرحوم کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔

☆......مکرم محمود شاد صاحب شہید مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب، آپ کے دادا مکرم فضل داد صاحب نے بیعت کی تھی۔ بعد میں آپ کے والد صاحب نے بھی بیعت کی۔ آپ کی پیدائش ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء کو ہوئی۔ آپ نائب ایڈیٹر ماہنامہ خالد رہے۔ پاکستان کے کئی شہروں میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی۔ ۱۱ سال تک تنزانیہ میں بطور مربی سلسلہ رہے۔ چند ماہ قبل لاہور میں تقرری ہوئی تھی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۴۸ سال تھی۔ آپ نظام وصیت میں شامل تھے۔ حملے کے دوران مسلسل دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ بلند آواز سے نعرہ بھی لگایا۔ اور درود شریف پڑھتے رہے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ والدین کے علاوہ سب رشتہ دار غیر از جماعت تھے۔ انہیں ہمیشہ تبلیغ کرتے۔ خلیفہ وقت کے خطبات نہایت اہتمام سے سنتے۔ اگر کہیں کسی کا ڈش خراب ہو جاتا تو جب تک ڈش ٹھیک نہ کروا لیتے چین سے نہ بیٹھتے۔ خلافت کے تقدس کے لئے ایک ننگی تلوار تھے۔ شہید مرحوم نہایت ہنس مکھ، تبلیغ کے شیدائی، اور تہجد گذار تھے۔

☆......مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم عبدالقدوس صاحب، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۳۸ سال تھی۔ آپ نظام وصیت میں شامل تھے۔ اپنے حلقہ کے ناظم اطفال تھے۔ بڑی محنت سے جماعتی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اطاعت کا مادہ بہت تھا۔ کبھی والدین کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔ ہمیشہ اگلی صف میں بیٹھتے تھے۔

☆......مکرم وسیم احمد صاحب شہید ابن مکرم اشرف صاحب چکوال، مسجد دارالذکر میں سکیورٹی گارڈ تھے۔ مین گیٹ پر ڈیوٹی تھی۔ وہیں جام شہادت نوش کیا۔ یتیم بچوں بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ جماعتی خدمات کا بہت جذبہ تھا۔

☆......مکرم نذیر احمد صاحب شہید ابن مکرم محمد یسین صاحب، خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ عمر ۲۷ سال تھی۔ مسجد ماڈل ٹاؤن بیت النور میں جام شہادت نوش کیا۔ غیر احمدی رشتہ داروں نے نماز جنازہ پڑھی۔ مسجد دارالذکر میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ باوجود مخالفت کے نہایت ثابت قدم رہے۔ گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر لگائی ہوئی تھیں۔

☆......مکرم محمد حسین صاحب شہید ابن مکرم محمد نظام الدین صاحب، آپ کا تعلق گورداسپور سے تھا شہادت کے وقت عمر ۸۰ سال تھی۔ مسجد دارالذکر میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے غیر از جماعت لواحقین ان کی نعش لے گئے۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ تا عمر جماعت سے وفا کا تعلق رہا۔ تہجد گذار تھے۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ اور اولاد کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عمر صاحب شہید کا پھر سے ذکر فرمایا جن کا ذکر قبل ازیں حضور فرما چکے تھے۔

پھر فرمایا ان تمام شہداء کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی خوبیوں میں یہ قدر مشترک رکھتے تھے۔ بالخصوص نمازوں کا اہتمام، تہجد کی ادائیگی، مالی نظام میں شمولیت، اہل وعیال کے ساتھ حسن سلوک، جماعتی غیرت، اطاعت نظام، اور خلافت سے غیر معمولی تعلق، یہ تمام شہدا خلافت کے دست وبازو تھے۔ خلافت کے سلطان نصیر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ یہ شہدا ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا گئے ہیں۔ کہ ہم نے بھی اپنے عہد بیعت کو کامل وفاداری کے ساتھ نبھانا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کے اہل و عیال کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

## سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

## مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کی منظوری

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ ملکی اجتماع کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷/ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کردیں۔ نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

## مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوادیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)